﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيْهِ مَنْ يَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد13

جمعۃ المبارک 26/مئی 2006ء

28/ربیع الثانی1427ہجری قمری ❁ 26/ہجرت 1385 ہجری شمسی

شمارہ 21

جبریل نے خوشخبری دی

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جس شخص نے تجھ پر درود بھیجا مَیں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو تجھ پر سلام بھیجے گا مَیں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔

(مسند احمد حدیث نمبر 15767)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشرق بعید کے ممالک کے دورہ کی مختصر جھلکیاں

واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں اور دوسرے بچوں کی الگ الگ کلاسز۔

خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ آسٹریلیا کی نیشنل مجالس عاملہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات۔

احمدی آرکیٹیکٹس وانجینئرز اور آئی ٹی پروفیشنلز کے ساتھ میٹنگ، ممبر پارلیمنٹ کی ملاقات۔ تقریب آمین۔ نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی میٹنگ میں تعلیمی، تربیتی و تبلیغی امور اور جماعتی ترقی کے لئے نہایت اہم ہدایات۔ انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ تقریب عشائیہ میں شمولیت

(سڈنی میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

17/اپریل2006ء بروز سوموار:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق صبح دس بجکر بیس منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سید ودود احمد جنود صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم صباح الظفر اور انگلش ترجمہ عزیزم ظفر شاہد محمود نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم وقاص احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف بچوں سے دریافت فرمایا کہ ان کا مستقبل میں کیا پلان ہے اور کس کس ملک میں وہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں گزارنا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد عزیزم انصر محمود نے ''حضرت مسیح موعو علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ'' کے عنوان پر اردو زبان میں اور عزیزم Fateen احمد خان نے ''وقف نو سکیم اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر انگریزی زبان میں اور عزیزم فرخ شہزاد چوہدری نے ''آسٹریلیا ایک برّ اعظم، ایک ملک'' کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔ جس کے بعد عزیزم طلال حسین نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ اور عزیزم کاشف احمد ملک نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام: ''ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد علی الترتیب عزیزم زین عمر خان نے انگریزی زبان میں ''ایک احمدی وقف نو بچے کا خواب'' عزیزم عطاء الاحسان وارث نے اردو زبان میں ''قرآن کریم'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تقاریر کے بارہ میں فرمایا کہ اچھی تیار کی گئی ہیں۔ ان تقاریر کے بعد پروگرام کے مطابق عزیزم احتشام احمد اور عزیزم ابتسام احمد صاحب نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی'' کے منتخبہ اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔ جس کے بعد عزیزم سفیر احمد منہاس نے انگریزی زبان میں ''اسلامی جہاد'' کے موضوع پر تقریر کی اور عزیزم رمیض احمد طیّب راجہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے عنوان سے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزم Saman عمر خالد نے اردو زبان میں ''ایک اچھا وقف نو بچہ'' اور عزیزم ارسلان احمد نے اردو زبان میں ''حضرت محمد ﷺ کا بچوں سے پیار'' کے عنوان پر تقاریر کیں۔

جس کے بعد بچوں کے ایک گروپ نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ ''يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ'' کے منتخبہ اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔ بعد ازاں عزیزم حنیف الرحمٰن سنوری نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی جس کے بعد اردو زبان میں ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے عنوان پر عزیزم ابتسام خالد نے تقریر کی۔ اس بچہ نے اپنی تقریر میں ان ممالک کی تعداد غلط بتائی تھی جہاں اللہ کے فضل سے احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے اور جماعت قائم ہو چکی ہے۔ حضور انور نے اس کی درستی کروائی۔

اس کے بعد عزیزم نعمان لطیف نے ''میں ایک واقف نو بچہ ہوں'' کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ جس کے بعد عزیزم شیراز مجوکہ نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ بعد ازاں عزیزم سید منیب احمد جنود نے ''وقف نو مجاہد'' کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔ جس کے بعد کلام طاہر سے نظم ''حضرت سید ولد آدم ﷺ'' عزیزم عصام اسلم نے اپنے گروپ کے ساتھ مل کر پیش کی۔ جس کے بعد عزیزم عبدالرحمٰن نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

اس کلاس کے آخر پر عزیزم محمد انصر شاہ اور عدیل احمد خاں نے مل کر "Some Deadly Creatures in Australia" کے عنوان سے ایک پروگرام پیش کیا۔

کلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم عطا فرمائے۔ یہ کلاس گیارہ بجکر بیس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پچیس منٹ پر ان بچوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی جو واقفین نو بچے نہیں ہیں۔

غیر واقفین بچوں کی کلاس

اس کلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم انصر رانا نے کی۔ اس کا اردو زبان میں ترجمہ عزیزم مبارز شیخ

نے پیش کیا۔جس کے بعد عزیزم طلحہ شیخ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ''یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی'' سے منتخبہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کرسنائے۔جس کا انگریزی زبان ترجمہ عزیزم احمد فراز نے پیش کیا۔بعد ازاں ''برکات خلافت'' کے موضوع پر عزیزم رفیع محمود نے اردو زبان میں اور عزیزم ثوبان خان نے انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔ان تقاریر کے بعد عزیزم ثوبان احمد نے اردو زبان میں ''میں احمدی ہونے کی وجہ سے کیونکر خوش قسمت ہوں'' اور عزیزم عاصم احمد نے اسی موضوع پر انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔جس کے بعد عزیزم وقاص احمد نے منظوم کلام ''زندگی بخش جام احمد ہے۔'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کا انگریزی ترجمہ عزیزم احمد مرزا نے پیش کیا۔

اس کے بعد اطفال نے آپس میں ایک دوسرے سے پہیلیاں پوچھیں۔حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اطفال سے ایک پہیلی پوچھی اور پھر اس کا جواب بھی بتایا۔

کلاس کے آخر پر ابتسام احمد ضیاء نے ''آسٹریلیا کے قدیمی باشندے'' کے عنوان پر اردو زبان میں اور عزیزم حمزہ اعجاز نے اسی موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

کلاس کے اختتام پر حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام اطفال کو قلم عطا فرمائے۔یہ کلاس بارہ بجکر پانچ منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کے ساتھ میٹنگ

ان دونوں کلاسوں کے بعد پروگرام کے مطابق بارہ بجکر دس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے باری باری عاملہ کی تمام ممبرات سے ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہر شعبہ کی رہنمائی فرمائی اور آئندہ کے لائحہ عمل اور پروگراموں کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔اس کے بعد حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آسٹریلیا کے ساتھ میٹنگ

سہ پہر چار بجکر پندرہ منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آسٹریلیا کی حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔

قائد عمومی سے حضور انور نے مجالس کی تعداد اور انصار کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور نے انصار کی تعداد کے لحاظ سے سب سے چھوٹی مجلس اور سب سے بڑی مجلس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور نے فرمایا آپ کی آٹھ مجالس ہیں جبکہ لجنہ کی بارہ مجالس ہیں۔آپ بھی اپنے حالات دیکھ لیں۔زیادہ حلقے بنانے ہوں تو بنائے جاسکتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کتنی مجالس آپ کو رپورٹ بھجواتی ہیں اور کتنی نہیں بھجواتی؟ فرمایا جو نہیں بھجواتی ان کو یاد دہانی کرواتے رہا کریں اور کوشش کریں کہ تمام مجالس آپ کو اپنی ماہانہ رپورٹس بھجوائیں اور آپ اپنی ماہانہ رپورٹس باقاعدگی سے مجھے بھجوائیں۔

نائب صدر صف دوم سے حضور انور نے صف دوم کے انصار کی تعداد اور انکے لئے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور نے فرمایا ان کے لئے کھیلوں کے پروگرام کے علاوہ سیر کا پروگرام بھی ہونا چاہئے۔سائیکلنگ ہونی چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو کھلی جگہ دی ہے۔یہاں آپ اپنے پروگرام بنا سکتے ہیں۔باقی مجالس اپنے ہاں پروگرامز آرگنائز کرسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا خدمت خلق کے پروگرام بھی بنائیں۔نائب صدر صف دوم نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہم ریڈ کراس کے ساتھ مل کر پروگرام بناتے ہیں۔ریڈ کراس کے ادارہ کی طرف سے ہم اپنے اس علاقہ کے نگران ہیں اور خدام کے ساتھ مل کر رفاہ عامہ کے کام کرتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا ہیومینٹی فرسٹ یہاں رجسٹرڈ ہے اس کے تحت بھی خدمت کا کام ہوسکتا ہے۔

نائب صدر صف اول سے حضور انور نے ان کے سپرد ذمہ داری کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

قائد صحت جسمانی سے حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ نے کھیلوں کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔میراتھن واک کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے لئے ایسے علاقہ کا انتخاب کریں جہاں لوگ جماعت کو جانتے نہیں۔مختلف علاقوں سے انصار اس جگہ پہنچ جائیں۔اس سے اس علاقہ میں جماعت کا تعارف ہوگا اور نئے رابطے قائم ہوں گے۔تبلیغ کے لئے راستے کھلیں گے۔آپ کی خدمت کے کاموں سے لوگ آپ کو جان جائیں گے۔ایسے پروگراموں کی طرف توجہ دیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اس میراتھن واک کے ذریعہ جو چیرٹی، فنڈز اکٹھے ہوں وہ اس علاقہ کے لوکل اداروں اور آرگنائزیشن کو بھی دیں۔چیرٹی کے طور پر کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہئے۔کچھ ہیومنٹی فرسٹ کو دے دیں۔حضور انور نے فرمایا باقاعدہ ایک تقریب کا انتظام کر کے جس میں اخباری نمائندے وغیرہ بھی شامل ہوں یہ فنڈز مختلف چیرٹی اداروں کو دینے چاہئیں۔

قائد تجنید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ انصار کی جو تجنید ہے کیا آپ کو اس پر تسلّی ہے کہ یہ تجنید ہر لحاظ سے مکمل ہے۔فرمایا آپ کی تجنید ہر لحاظ سے مکمل ہونی چاہئے۔

آڈیٹر کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو مجلس انصار اللہ کے جملہ اخراجات کا آڈٹ کرنا چاہئے۔اجتماع کے اخراجات جو علیحدہ ہوتے ہیں اس کا بھی آڈٹ ہونا چاہئے۔

قائد تبلیغ سے حضور انور نے گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ اپنی مجالس کو کہیں کہ صرف شہروں میں بُک سٹال لگانے سے اور سنڈے مارکیٹوں میں جا کر لٹریچر تقسیم کرنے سے کام نہیں ہوگا بلکہ ٹیمیں بنا کر شہروں سے باہر کے علاقوں میں جائیں۔چھوٹی جگہوں میں جائیں اور وہاں پیغام پہنچائیں اور ذاتی رابطے قائم کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ہر بڑی آبادیوں کے ساتھ چھوٹی آبادیاں بھی ہوتی ہیں ان سے رابطے کریں۔اس طرح کچھ نہ کچھ احمدیت کے بارہ میں ڈسکشن ہوجاتی ہے۔زبان بھی بہتر ہوتی ہے اور رابطے اور تعلق قائم ہوتے ہیں۔بڑے شہروں میں دنیا دار زیادہ ہوتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے بتا دیا کہ دینی جماعتوں کو غریب لوگ زیادہ قبول کرتے ہیں تو آپ غریب علاقوں میں تبلیغ شروع کریں۔بڑے شہروں میں تعارف ہونا ضروری ہے وہ ہوتا رہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر مختلف قوموں سے لوگ آکر آباد ہیں، مختلف طبقات ہیں، عرب بھی ہیں، انڈونیشین بھی ہیں ان میں نفوذ کریں۔ہر جگہ جا کر رابطے نکالنے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ جو بک سٹال لگاتے ہیں تو ایک طبقہ نہ تو بک سٹال پر آتا ہے اور نہ نمائشوں میں آتا ہے اور نہ مارکیٹوں میں آتا ہے اس لئے اگر آپ ٹیمیں بنا کر مختلف علاقوں میں جا کر کام نہیں کریں گے تو پھر بریک تھرو نہیں ہوگا۔اپنے روایتی کام بے شک جاری رکھیں لیکن ہر جماعت میں ٹیمیں بنا کر کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا: عربوں کو عربی کیسٹس کے پروگرام دیں۔MTA کے ذریعہ تعارف کروائیں۔پھر یہاں کیبل نیٹ ورک کا جائزہ لیں اور وہاں MTA متعارف کروائیں۔

قائد وقف جدید سے حضور انور نے چندہ وقف جدید میں شامل ہونے والے انصار کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دی کہ جو انصار باقی رہ گئے ہیں ان کو بھی شامل کریں۔سب انصار کو شامل ہونا چاہئے خواہ حسب توفیق تھوڑا سا چندہ بطور ٹوکن دیں لیکن سب انصار کو شامل ہونا چاہئے۔

قائد ایثار کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اولڈ پیپل ہاؤس تلاش کریں۔وہاں جائیں اور آپس میں بیٹھیں، باتیں کریں۔اس آخری عمر میں مرنے سے قبل بھی کوئی احمدی ہوجائے تو عاقبت سنور جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہسپتالوں میں بھی جائیں۔مریضوں کے لئے پھل، پھول وغیرہ ساتھ لے جائیں۔اس طرح جہاں خدمت کے کام ہوں گے وہاں تبلیغ بھی ہو جاتی ہے۔قائد تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سال کے لئے آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے۔جس پر قائد تربیت نے بتایا کہ ''ترتیل القرآن'' کلاس جاری ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ قائد تربیت کا کام نہیں۔قائد تعلیم القرآن کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو یہ جائزہ لینا چاہئے کہ کتنے انصار پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتے ہیں۔انصار آگے اپنے بچوں کی تربیت کس طرح کر رہے ہیں۔بچوں کی نمازیں اور ان کی قرآن کریم کی تلاوت پر نظر رکھنا انصار کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر قائد کا کام ہے کہ اپنے اپنے شعبہ کا پروگرام بنائیں، عاملہ میں ڈسکس کریں اور پھر اس پر عمل کروائیں۔حضور انور نے فرمایا انصار کو کہیں کہ بچوں سے حُسن سلوک کریں، بیویوں سے بھی حُسن سلوک کریں۔بچیوں کے پردہ کا خیال رکھیں۔

حضور انور نے قائد عمومی کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مجالس سے آنے والی جو رپورٹس ہیں ہر قائد کو اس کے شعبہ کی رپورٹ جانی چاہئے تا کہ وہ اس پر اپنا تبصرہ کر کے بھجوائیں اور مجالس میں اپنے شعبہ کو Active کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ یہ کام ہونے والے ہیں جو نہیں ہوئے۔

قائد تعلیم القرآن نے اپنے شعبہ کی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہفتہ وار قرآن کریم کی کلاسز جاری ہیں۔اس وقت ترتیل پر زور ہے تا کہ انصار درست اور صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھ سکیں۔حضور انور نے فرمایا جن کو بالکل پڑھنا نہیں آتا تو ان کو ناظرہ پڑھاسکیں۔

قائد تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا کورس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب مقرر کی ہے جس کا سال کے آخر پر امتحان لینا ہو۔حضور انور نے فرمایا کہ کوئی کتاب مقرر کریں اور سال کے آخر پر امتحان لیں۔بے شک کتاب کو دیکھ کر ہی امتحان دیں۔اس طرح انصار کو عادت ڈالیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔حضور انور نے فرمایا باقی سلیبس جو آپ نے بنایا ہے وہ نئے آنے والوں کے لئے ہے اور ان کے لئے ہے جو دنیا داری میں پڑے ہوئے ہیں۔

قائد تحریک جدید سے حضور انور نے چندہ میں شامل انصار کا جائزہ لینے کے بعد ہدایت فرمائی کہ جو انصار باقی رہ گئے ہیں ان کو بھی شامل کریں۔

قائد مال سے حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار کے بجٹ اور چندہ دینے والے انصار کی تعداد اور ان کے فی کس چندہ کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بعض انصار بہت اچھا کمانے والے ہیں اور بعض کی آمد بہت کم ہے۔یہ آمد میں جو فرق ہے اس حساب سے ان سے اپنا چندہ لیں۔آپ نے دونوں کو ایک ہی سٹیج پر رکھا ہوا ہے حالانکہ دونوں کی آمد میں غیر معمولی فرق ہے۔حضور انور نے فرمایا ابھی جو طریق چل رہا ہے اس کے مطابق کریں پھر مجلس شوریٰ میں ڈسکس کر کے اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

قائد اشاعت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ مجلس انصار اللہ کا اپنا ماہانہ بلیٹن ہونا چاہئے خواہ دو چار ورق کا ہی نکال لیں۔اس میں انصار اللہ کی مساعی درج ہو۔انصار کے مختلف تربیتی، تعلیمی پروگرام ہیں ان کا ذکر ہو۔کوئی کتاب مقرر ہے تو اس کا ذکر ہو کہ اس کا امتحان ہوگا۔مختلف پروگراموں کی اطلاع ہو۔انصار کے لئے اعلانات وغیرہ ہوں انصار کے لئے نصائح اور ہدایات ہوں۔اس طرح انصار کی دلچسپی کے لئے سامان پیدا کر دیا کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ پانچ بجکر پانچ منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی۔میٹنگ کے آخر پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

احمدی آرکیٹیکٹ، انجینئر ز اور آئی ٹی پروفیشنلز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پانچ بجکر دس منٹ پر پروگرام کے مطابق احمدی آرکیٹیکٹ، انجینئر ز اور آئی ٹی پروفیشنلز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسجد بیت الھدیٰ میں میٹنگ شروع ہوئی۔اس میٹنگ میں 31 انجینئر ز اور آرکیٹیکٹ اور IT پروفیشنلز شامل ہوئے۔حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا اور سب نے بتایا کہ انہوں نے کون کون سی ڈگریاں لی ہیں اور اس وقت کیا کام کر رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر رجسٹریشن کارڈز کا جو سکینگ سسٹم تھا وہ کتنا محفوظ تھا۔اس پر منتظمین نے بتایا کہ ہمارے اپنے کوڈ ہیں۔اگر کسی شخص سے کارڈ گم ہو جائے تو ہم اس کو اپنے سسٹم میں مارک کر دیتے ہیں اور اس شخص کو نیا کارڈ جاری کر دیتے ہیں۔اگر کوئی دوسرا شخص اس گمشدہ کارڈ کے ساتھ داخل ہونا چاہے تو سکینگ کرتے ہوئے ہمیں اُسی وقت پتہ چل جائے گا کہ یہ گمشدہ کارڈ استعمال کر رہا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں آپ جو اپنا

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

نظامِ خلافت، اس کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں

(عبدالماجد طاہر ۔ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔لندن)

نظامِ خلافت وہ بابرکت آسمانی نظام اور حبل اللہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعتِ مومنین کی روحانی بقاء اور ترقی کے لئے جاری فرمایا ہے تا وہ نبوت کے بعد مومنین کے دلوں میں نبوت کی برکات کو قائم رکھے اور وہ برکات کبھی مٹنے نہ پائیں۔

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ: " مَا کَانَتْ نُبُوَّۃُ قَطّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃ "۔ ہر نبوت کے بعد لازماً خلافت کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔

خلافت کے لغوی معنی نیابت اور جانشینی کے ہوتے ہیں۔ اصطلاحاً خلیفہ سے مراد نبی کا قائم مقام اور اس کا جانشین ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

" خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسولِ کریم ﷺ نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظِل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں۔ ظِلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے"۔

(شہادت القرآن ۔روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 353)

نظامِ خلافت کا مظہر ہر خلیفہ، گزرے ہوئے نبی کا خلیفہ ہوتا ہے، اپنے سے پہلے خلیفہ کا خلیفہ نہیں ہوتا۔ اسی لئے ایسے خلفاء کو خلیفۃ الرسول کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق خلافتِ احمدیہ میں ہر خلیفہ کو خلیفۃ المسیح کہا جاتا ہے۔

نظامِ خلافت کی عظمت اور برکت کا مضمون بڑے اختصار اور جامعیت کے ساتھ سورۃ النور کی آیت استخلاف میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْ فِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُو لٰئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾

(سورۃ النور:56)

" تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انھیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے ۔میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھیرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

یہ آیت بڑے لطیف مضامین پر مشتمل ہے۔ اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جماعتِ مومنین میں قیامِ خلافت کا حتمی وعدہ فرمایا ہے اور اسے ایمان اور عملِ صالح کی دو(2) شرائط کے ساتھ باندھا ہے۔ نظامِ خلافت کی دو عظیم الشان برکات کا ذکر بھی فرمایا ہے دین کی تمکنت اور خوف کی حالت کا امن کی حالت میں تبدیل کیا جانا۔

اب دیکھیں کہ کس طرح خوف کی حالت امن میں تبدیل ہوتی ہے اور دین کو تمکنت، شان و شوکت حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وصال کے موقعہ پر صحابہ مارے غم کے دیوانے ہو رہے تھے۔ اس انتہائی کسمپرسی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے عین مطابق خلافتِ راشدہ کا بابرکت نظام جاری فرمایا۔ جونہی صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے آپ کو خلیفۃ الرسول تسلیم کیا، زخمی دلوں کو ایک سکون کی کیفیت نصیب ہوگئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد یکے بعد دیگرے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بارِ خلافت اٹھایا۔

اس سنہری دورِ خلافت میں اسلام نے غیر معمولی ترقی اور وسعت حاصل کی۔ اسلام کی بھرپور اشاعت ہوئی۔ اس دور میں مختلف مراحل پر فتنوں نے بھی سر اٹھایا۔ لیکن خلافت کی برکت سے، ہر خوف کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے امن میں تبدیل ہوتی رہی اور اسلام کو غیر معمولی تمکنت اور استحکام نصیب ہوا۔ خلافتِ راشدہ بلاشبہ تاریخِ اسلام کا ایک سنہری دور تھا۔

پھر پیشگوئی کے عین مطابق تیس (۳۰) سال تک خلافتِ راشدہ کا سورج امتِ مسلمہ پر بڑی شان سے چمکتا رہا۔ حدیثِ نبوی میں اس بارہ میں بہت معین پیشگوئی ملتی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس نعمت کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی پھر اس سے بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کے پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آنحضرت ﷺ خاموش ہوگئے۔

(مشکوٰۃ ۔باب الانذار و التحزیر و مسند احمد، جلد5، صفحہ 404)

اس حدیث کے عین مطابق جماعتِ احمدیہ کو مسیحِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کا عظیم الشان انعام عطا فرمایا گیا جس سے اس حدیث میں مذکور پیشگوئی بعینہٖ سچی ثابت ہوئی۔ یہ بات جو اسلام اور رسولِ پاک ﷺ کی صداقت کا زندہ و تابندہ ثبوت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ فعلی شہادت بھی مہیا فرمادی کہ آج دنیا کے پردہ پر اگر کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اپنے دعویٰ میں سچی ہے اور اگر کوئی جماعت ایسی ہے کہ جس کے اعمال اللہ تعالیٰ کی نظر میں اعمالِ صالحہ ہیں تو وہ ایک اور فقط ایک جماعت ہے جو احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر ہے۔

حدیث کے آخر میں ذکر ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بشارت دینے کے بعد آنحضرت ﷺ خاموش ہوگئے۔ جس سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ خلافت احمدیہ کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر رسالہ " الوصیت " میں اپنے بعد خلافت کے قیام کے بارہ میں معین رنگ میں پیشگوئی فرمائی۔ آپؑ نے فرمایا۔

" اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب یہ ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے۔ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا...... مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی...... ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"۔

(رسالہ الوصیت ۔روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 305-306)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تحریر 20/دسمبر 1905ء کی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق نظامِ خلافت کے قیام کا وقت قریب آیا تو اس کی عظمت کی طرف دنیا کو متوجہ کرنے کے لئے علام الغیوب خدا نے بذریعہ الہام اس بارہ میں معین تاریخ سے بھی آگاہ فرمادیا۔ دسمبر 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو ایک الہام ہوا۔ " ستائیس کو ایک واقعہ"۔

(بدر۔19/ دسمبر 1907، صفحہ 5)

اور پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی جلوہ نمائی دیکھیں کہ پانچ ماہ بعد 27/مئی 1908ء کو دنیا کی مذہبی تاریخ میں ایک عظیم الشان واقعہ رونما ہوا۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ اس روز اسلام کے عالمگیر غلبہ کے آفاقی نظام کی بنیاد رکھی گئی۔ الہاماً بتائی گئی 27 تاریخ کو جماعت احمدیہ میں نظامِ خلافت قائم ہوا اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات بڑی شان و شوکت سے پوری ہوئی۔

جماعتِ احمدیہ کے لئے یہ موقعہ سجداتِ شکر بجا لانے کا ہے اور اپنا سب کچھ قربان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں بچھ جانے کا ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے ساتھ فوراً اس جماعت کے سر پر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا تاج رکھ دیا اور جماعتِ احمدیہ ایک کے بعد دوسرے، تیسرے، چوتھے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت مسیح موعودؑ کے پانچویں تاجدار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت عظیم الشان قیادت میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ آسمانی تائیدات ہمارے ساتھ ہیں۔

آج ساری دنیا میں جماعتِ احمدیہ کو ایک منفرد اور ممتاز، عالمی تشخص حاصل ہے۔ تبلیغِ اسلام، تعلیم اور بے لوث خدمتِ انسانیت کے میدانوں میں جماعتِ احمدیہ کی مساعی کی ایک دنیا معترف ہے۔ محبت و پیار، امن و سلامتی اور ملکی قوانین کی پابندی کی اعلیٰ اقدار کی وجہ سے یہ جماعت ساری دنیا میں اسلام کی حسین تعلیم کی علمبردار ہے۔ قرآنِ کریم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں جماعت کو ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ آج بفضلہٖ تعالیٰ یہ جماعت دنیا کے 181 ملکوں میں مستحکم طور پر قائم ہے۔ خلافت کی برکت نے جماعت کو باہمی اتحاد، غیر متزلزل ایمان اور اعمالِ صالحہ کی دولت عطا کر کے بنیانِ مرصوص بنا دیا ہے۔ اور ان سب برکات سے حصہ وافر عطا فرمایا ہے جن کا وعدہ آیتِ استخلاف میں جماعتِ مومنین سے کیا گیا تھا۔ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام کی منادی اکنافِ عالم میں ہو رہی ہے۔ ﴿یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا﴾ (النصر: 03) کا ایمان افروز نظارہ ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ اور دوسری طرف جب بھی اور جہاں بھی جماعت کے مخالفین کی طرف سے خوف کی کوئی حالت پیدا کی جاتی ہے خدا تعالیٰ کی نصرت فوراً آسمان سے اترتی ہے اور ہر حالتِ خوف کو امن میں تبدیل کردیتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہے کہ ہم خلافت کی برکت سے تائیداتِ الٰہیہ کے ایمان افروز جلوے دن رات دیکھتے ہیں اور اللہ کرے ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں۔

خلافتِ احمدیہ کے تعلق میں ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنے سب سے پہلے پیغام میں فرمایا:

" قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور وفا اور محبت اور عقیدت کا تعلق رکھیں۔ اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں۔ اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے"۔

اسی پیغام میں آپ نے مزید فرمایا:

" پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا آپ کو یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا

دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 30/مئی 2003ء)

اپنے ایک پیغام میں آپ نے احبابِ جماعت سے فرمایا:

"یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافتِ احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہوجائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہوجائے۔خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمحِ نظر ہوجائے"۔(ماہنامہ خالد ربوہ ۔ سیدنا طاہر نمبر مارچ ۔اپریل 2004ء)

پس آج ہماری زندگی ،ہماری جان اور ہماری بقا خلافت کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

❁......سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے جس کام پر مجھے مامور کیا ہے۔ میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب مَیں اس کُرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہوجاؤ تو میں تمہاری بالکل پروا نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔خدا کے مامور کا وعدہ ہے اور اس کا مشاہدہ ہے کہ وہ اس جماعت کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔اس کے عجائباتِ قدرت بہت عجیب ہیں اور اس کی نظر بہت وسیع ہے۔تم معاہدہ کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو اور کیسے کامیاب ہوتے ہو"۔

(خطباتِ نور صفحہ 419)

❁......سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

"تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمھیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی"۔

(حقائق الفرقان مطبوعہ 1921ء صفحہ73)

❁......اب دیکھیں خلافت کے مقابل پر جو مخالفت قوتیں سر اٹھاتی ہیں وہ کس طرح کچلی جاتی ہیں۔

1934ء میں احراریوں نے جماعت کے خلاف خوفناک فتنہ کھڑا کیا اور یہ اعلان کیا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔کبھی یہ اعلان کیا کہ ہم منارۃ المسیح کی اینٹیں دریائے بیاس میں بہا دیں گے۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں احمدیت کا نام ونشان ختم کردیں گے۔اس کے مقابل پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے عزم کیا کہ جس تعلیم کو یہ لوگ قادیان میں ختم کرنا چاہتے ہیں ہم اس کو زمین کے کناروں تک پہنچا کر دم لیں گے۔حضور نے اپنی جماعت کو مخاطب ہوکر فرمایا:

"تم احرار کے فتنے سے مت گھبراؤ۔خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے مجھے جس راستہ پر کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے......اس کے مقابلہ میں ہمارے دشمن کے پاؤں تلے سے زمین نکل رہی ہے اور مَیں ان کی شکست کو قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے"۔

(الفضل 30/مئی 1935ء)

چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ مخالفت ملیا میٹ ہوگئی۔اور احرار اپنے منصوبوں میں نامراد رہے اور جماعت احمدیہ ہندوستان سے باہر کئی ملکوں میں پھیل گئی۔

پھر 1953ء میں پاکستان میں دشمنِ احمدیت نے بہت فساد برپا کیا اور سارے ملک میں جماعت پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے۔اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خدا سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ میری مدد ونصرت کے لئے دوڑا چلا آرہا ہے۔چنانچہ یہ مخالفت بھی ملیا میٹ ہوگئی اور جماعتِ احمدیہ اس ابتلاء کی آگ سے کندن بن کر نکلی اور دشمن اپنے منصوبوں میں ناکام ونامراد ہوا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد جو بھی خلیفہ ثالث ہوگا اگر وہ حق پر اور ایمان پر قائم رہا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکّر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہوجائیں گی۔

پھر خلافتِ ثالثہ کے دور میں 1974ء میں جماعت کے خلاف سارے ملک میں فسادات کی آگ بھڑکائی گئی۔احمدیوں کو بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا ۔ان کے اموال لوٹے گئے اور جائیدادوں کو جلایا گیا اور بائیکاٹ کیا گیا۔اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا کہ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْن کہ ہم استہزاء کرنے والوں کے لئے کافی ہیں۔چنانچہ اس دور کا ظالم حکمران پھانسی کے تختے پر چڑھایا گیا۔اس کی حکومت بھی ملیا میٹ ہوگئی اور یہ مخالفت بھی اپنی موت آپ مرگئی۔

پھر خلافتِ رابعہ میں 1984ء میں پاکستان میں مخالفت کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔اس وقت کے ظالم حکمران نے یہ اعلان کیا کہ جماعتِ احمدیہ ایک کینسر ہے وہ اس کو اکھاڑ پھینکے گا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ ہمارا ایک مولیٰ ہے۔تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو خدا کی تقدیر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردے گی اور تمہارے نام ونشان دنیا سے مٹا دئے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے مباہلہ کے نتیجہ میں اسے فضا میں ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور اس کا جسم آگ میں جل کر راکھ بن گیا۔

پس جس نے بھی خلافت سے ٹکر لی خدا نے اس کو ملیا میٹ کردیا۔یہ ابتلاء کا دور آج خلافت خامسہ میں بھی جاری ہے اور آج بھی ظلم کرنے والے ملیا میٹ ہورہے ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے سچ فرمایا تھا ؎

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

دوسری طرف احمدیت کا جھنڈا جسے ربوہ (پاکستان) میں سرنگوں کرنے کی کوشش کی گئی تھی آج دنیا کے 181 ممالک میں لہرا رہا ہے اور وہ آواز جس کو دبانے کی کوشش کی گئی تھی ایم ٹی اے کے ذریعہ گھر گھر میں پہنچ رہی ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ 1944ء میں اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں:

"مَیں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں۔مَیں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں۔اس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔میرے سامنے دینِ اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا اس کی آواز کو دبا دیا جائے گا۔جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا۔وہ رسوا کیا جائے گا وہ تباہ اور برباد کیا جائے گا۔مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد تعمیر کردے گا۔میں ایک انسان ہوں، میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے"۔

❁......یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کوئی وحدت کو توڑنے کی بات کرے تو اس کو سختی سے رد کرنا بھی مومنوں کی ذمہ داری ہے۔ایک حدیث میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص تمہاری وحدت کو توڑنا چاہے تا کہ تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اس سے قطع تعلق کرلو اور اس کی بات نہ مانو"۔(صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ، باب حکم من فرق ،حدیث ۳۴۴۳)۔

❁......خلافت کے تعلق میں مومنوں کی سب سے اہم اور بنیادی ذمہ داری نظامِ خلافت سے دلی وابستگی اور خلیفۂ وقت کی غیر مشروط مکمل اطاعت ہے۔جب یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جس کو خلیفہ بنایا جاتا ہے وہ دنیا میں خدا کا نمائندہ اور سب سے محبوب شخص ہوتا ہے تو پھر ان باتوں کا لازمی تقاضا ہے کہ ایسے بابرکت وجود سے دل وجان سے محبت کی جائے اور اپنے آپ کو کلیتہً اس کی راہ میں فدا کردیا جائے۔

خلیفۂ وقت سے دلی وابستگی کی اہمیت اور فرضیت کے ذکر میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تاکیدی حدیث بھی ہمیشہ ہمارے مدِنظر رہنی چاہئے۔

آپؐ نے فرمایا:" اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہوجاؤ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کردیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے"۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ خلافت ہی درحقیقت دنیا میں سب سے بڑا اور قیمتی خزانہ ہے۔جان اور مال سے بڑھ کر قیمتی دولت ہے۔پس جب یہ دولت کسی جماعت کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہو تو اس سے چمٹ جانا اور ہر حالت میں چمٹے رہنا ہی زندگی اور بقاء کی ضمانت ہے۔

ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کو اپنے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں قرار دے کر دراصل ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ دیکھو میرے ساتھ اور میرے بعد میرے خلفاء کے ساتھ اگر تم نے تعلق پختہ رکھا اور اطاعت کا حق ادا کیا تو تب ہی تم سرسبز وشاداب رہ سکو گے وگرنہ جو تعلق منقطع کرے گا وہ درخت کے زرد پتوں کا انجام دیکھ لے اور عبرت پکڑے۔

خلافت احمدیہ کے تعلق میں ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان میں سے ایک بڑی اہم ذمہ داری خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت ہے۔اور خلیفۂ وقت کے ہر اشارے پر دل وجان سے لبّیک کہنا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے صحابہ کرامؓ کی اطاعت کے چند نمونے رکھتا ہوں۔ہمارے آقا ومولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرامؓ نے اطاعت وفدائیت کے وہ نمونے دکھائے کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے آسمانی خطاب سے نوازے گئے کہ خدا ان سے راضی ہوا اور وہ اپنے مولا سے خوش ہوئے۔انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ آگے بھی اور پیچھے بھی اور دشمن اس وقت تک آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتے ہوئے نہ آئے۔تاریخ شاہد ہے کہ وفا کے پتلوں نے واقعی ایسا کر کے دکھایا۔ایک صحابی اس جانفشانی سے لڑے کہ جسم کے ستر ٹکڑے ہوگئے اور انگلی کے ایک پورے کو دیکھ کر اس شہید کی بہن نے اپنے بھائی کو پہچانا۔

ایک جنگ کے موقعہ پر تیروں کی بوچھاڑ تھی اور حضرت طلحہ نے اپنا ہاتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کے آگے رکھے ہوئے تھے۔تیر آتے تھے آپ کے ہاتھ پر لگتے تھے ۔مگر طلحہ اف بھی نہ کرتے تھے۔طلحہؓ نے اپنا ہاتھ کٹوا دیا مگر کسی بھی تیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ تک نہ پہنچنے دیا۔

ایک موقعہ پر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کھڑے صحابہ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔گلی میں آتے ہوئے عبداللہ بن رواحہؓ وہیں بیٹھ گئے کہ یہ حکمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کان میں پڑ گیا ہے ایسا نہ ہو کہ اس کی تعمیل میں ایک لمحہ کی بھی تاخیر ہوجائے اور کون جانتا ہے کہ اگلے لمحے کیا ہوجائے۔حرمتِ شراب سے قبل ایک جگہ شراب کا دور زوروں پر تھا کہ منادی کی آواز آئی کہ خدا کے رسول نے شراب کے حرام ہونے کا اعلان کیا ہے۔جذبۂ اطاعت ذہنوں میں اس قدر راسخ ہوچکا تھا کہ شراب کے نشہ کے باوجود ایک صحابی اٹھے اور لاٹھی سے شراب کا مٹکا چکنا چور کردیا کہ بس حکم آگیا ہے اب تاخیر کیسی؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانثار صحابہ نے بھی اطاعت کا علم بڑے عاشقانہ انداز میں سر بلند رکھا۔آواز سن کر بیٹھ جانے کا واقعہ یہاں بھی ہوا۔ مسیح پاک علیہ السلام نے مسجد میں کھڑے لوگوں سے فرمایا 'بیٹھ جاؤ' اور میاں کریم بخشؓ جو ابھی مسجد کے ساتھ والی گلی میں تھے آواز سنتے ہی وہیں بیٹھ گئے۔کسی نے وجہ پوچھی تو یہی کہا کہ جب مسیح کا فرمان کان میں پڑ گیا تو پھر میرا کام یہی تھا کہ اسی وقت اطاعت کرتا۔

پھر اسی اطاعت کا ایک اور نظارہ خلافتِ خامسہ کے انتخاب کے معاً بعد بھی ظاہر ہوا۔جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب فرمانے لگے تو مسجد فضل لندن میں کھڑے احباب سے فرمایا بیٹھ جائیں۔جب یہ اعلان لاؤڈ سپیکر پر ہوا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ بیٹھ جائیں تو ساری دنیا نے یہ نظارہ دیکھا کہ لندن کی سرد رات تھی۔ ہزاروں کا مجمع جو سڑک پر کھڑا تھا اور اپنے نئے امام کی بیعت کرنے کو تیار تھا۔اسے جب یہ حکم سنائی دیا کہ بیٹھ جائیں اور ایک ہی لمحے میں ہزاروں کا مجمع ٹھنڈی سڑک پر بیٹھ گیا۔ہزاروں احمدیوں نے عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت کریم بخش رضوان اللہ علیہم کی طرح اپنے پیارے امام کی اطاعت کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ،حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کی فدائیت اور اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وہ میری ہر امر میں اس طرح پیروی کرتے ہیں

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا۔

احمدی ہونے کے بعد اپنے نیک نمونے قائم کرنا اور احمدیت کے پیغام کو پہنچانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

تبلیغ کے لئے مختلف جگہوں پر جا کر جائزہ لیں۔ چھوٹی جگہوں پر پیغام پہنچانے اور قبولیت کے امکانات عموماً زیادہ ہوتے ہیں

ایمان میں مضبوطی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو۔ اور پھر یہ ہے کہ اپنے دینی علم میں اضافہ کرنے کی کوشش ہو۔ عورتوں کو بھی دینی علم سیکھنے کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 5رمئی 2006ء بمطابق 5رہجرت 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد 'بیت المقیت'، آک لینڈ (نیوزی لینڈ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّکَ فِيْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ (الاعراف:206)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خطبہ کے ساتھ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مرتبہ مختلف ملکوں کے جلسوں پر بتا چکا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں یہ تھا کہ آپؑ کے ماننے والوں کے دل اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بن جائیں۔ اور ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مالک بھی بن جائے۔ ایک احمدی اور غیر احمدی میں بڑا واضح فرق نظر آنے لگ جائے۔ پس جو جلسہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے قریباً 116 سال پہلے شروع فرمایا تھا۔ آج اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش پر عمل کرتے ہوئے اور اُن مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے تمام احمدی دنیا میں جلسہ سالانہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ پس آپ کا جلسہ بھی اسی مقصد کے لئے ہو رہا ہے۔ اس لئے سال کے دوران اگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان مقاصد کو حاصل نہیں کر سکے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے بیان فرمائے ہیں، جس مقصد کے لئے آپؑ نے جماعت احمدیہ کا قیام فرمایا، جس مقصد کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تھا تو یہاں جب آپ خالصتاً روحانی ماحول حاصل کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ (اس دوران ٹرین گزرنے کی آواز پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ یہاں سے جہاز گزرتا ہے یا ٹرین گزرتی ہے۔ کہا گیا حضور! ٹرین گزرتی ہے تو حضور انور نے فرمایا آپ کی ٹرین بھی جہاز کی طرح ہے)۔ اور نہ صرف جلسہ کے ان دو دنوں میں اس بات کا خیال رکھیں بلکہ بعد میں بھی اس طرف توجہ دیتے رہیں۔ تبھی ہم احمدیت کے پیغام کو احسن رنگ میں دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں، تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو خدا کے قریب لا سکتے ہیں۔ اور اگر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہ کیں تو ہماری کسی بات کا اثر نہیں رہے گا۔ یہ جو ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نے احمدیت کا پیغام ساری دنیا میں پھیلانا ہے اس کے لئے پہلے اپنے اندر بھی تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ پس ہر احمدی کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہر وقت اس کے دل میں یہ احساس رہے کہ اب وہ احمدی ہو گیا ہے اور اگر اس میں کوئی پاک تبدیلی نظر نہ آئی تو اس کا احمدی ہونا یا نہ ہونا برابر ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا، یہ احساس کہ مَیں احمدی ہوں اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی ہے تب ہوگا جب ہر وقت آپ کو یہ فکر رہے گی کہ میرے ہر عمل کو خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور جب یہ احساس ہوگا کہ میرے ہر عمل کو، میرے ہر کام کو خدا دیکھ رہا ہے تو پھر اس کی یاد بھی دل میں رہے گی۔ پانچ وقت نمازوں کی طرف بھی توجہ رہے گی۔ اور اس کے باقی احکامات پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تمام طاقتوں کا احساس رہے گا تو ہر وقت سوتے جاگتے، چلتے پھرتے اس کو یاد رکھیں گے۔ اور اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں گے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری زبانیں اس کے ذکر سے چلتے پھرتے تر رہیں گی تو ہر وقت نیکی کی باتوں کا احساس دل میں رہے گا۔ اور یہی نیکی کی باتوں کا احساس ہے جو پھر انسان کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔ یہ احساس پاک تبدیلیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

تو یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ توجہ دلائی ہے کہ عاجزی سے گڑگڑاتے ہوئے اور اللہ کا خوف دل میں قائم رکھتے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہو اور صبح شام اس کی پناہ مانگو، اس سے مدد مطلب کرو کہ وہ تمہیں صحیح راستے پر چلائے۔ اگر تم اس طرح نہیں کرو گے تو تم غافلوں میں شمار ہو گے۔ اور جیسا کہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ تو اسلام قبول کرنے کے بعد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں داخل ہونے کے بعد پھر یہ غفلتیں!! ——— بڑی فکرمندی کی بات ہے۔

پس ہمیں صبح شام اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے دن ڈرتے ڈرتے بسر ہونے چاہئیں یعنی یہ فکر ہو کہ اللہ ہماری کسی زیادتی کی وجہ سے ہم سے ناراض نہ ہو جائے اور جب یہ فکر ہوگی تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا خوف بھی دل میں رہے گا اور اس کی یاد بھی دل میں رہے گی۔ اس کا ذکر بھی زبان پر رہے گا اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش بھی رہے گی۔ اس کی مخلوق سے اچھے تعلقات رکھنے کی طرف توجہ بھی رہے گی۔ نظام جماعت سے تعلق بھی رہے گا۔ خلافت سے وفا کا تعلق بھی رہے گا۔ تو یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوں گی۔

پھر آپؑ نے فرمایا ہے کہ تمہاری راتیں بھی اس بات کی گواہی دیں کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ جب راتوں کو تقویٰ سے گزارنے کا خیال رہے گا تو ہر قسم کی لغویات اور بیہودگیوں سے انسان بچا رہے گا۔ آج کی دنیا میں ہزار قسم کی برائیاں اور آزادیاں ہیں اور ایسی دلچسپیوں کے سامان ہیں جو اللہ کے ذکر سے غافل رکھتے ہیں۔ پس یہ جو آج کل نام نہاد سلجھی ہوئی Civilised دنیا یا سوسائٹی میں چیزیں ہیں جس کو سوسائٹی میں بڑا رواج دیا جا رہا ہے اور بڑا پسند کیا جاتا ہے عورتوں مردوں کا میل ملاپ ہے، آپس میں گھلنا ملنا ہے، اٹھنا بیٹھنا ہے، نوجوانوں کا رات گئے تک مجلسیں لگانا ہے یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو اللہ کے

ذکر سے دور کرنے والی ہیں۔ پس ہر احمدی کو ہر وقت ایسی لغویات سے اپنے آپ کو بچا کر رکھنا چاہئے۔ ہر ایسی چیز جو آپ کے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے میں روک ہو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ چیزیں کبھی ذہنی سکون نہیں دے سکتیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ شاید یہ دنیا کی مادی چیزیں حاصل کرکے اس کو ذہنی سکون مل جائے گا حالانکہ ان دنیاوی چیزوں کے پیچھے جانے سے انہیں مزید حاصل کرنے کی حرص بڑھتی ہے اور کیونکہ ہر کوئی ہر چیز حاصل نہیں کرسکتا، اس کوشش میں بے سکونی بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پس ہر احمدی کو ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس کے دل کا اطمینان اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت بھی دی ہے۔ دنیا میں بہت ساری چیزیں بیچنے والے، مارکیٹ کرنے والے، دنیاوی چیزیں بنانے والے بڑے بڑے اشتہار دیتے ہیں کہ ہماری فلاں چیز خریدو تو 100 فیصدی سکون یا Satisfaction مل جائے گی، تسلی ہو گی، لیکن کبھی ہوتی نہیں۔ جتنا بڑا چاہے کوئی دعویٰ کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ ضمانت دیتا ہے کہ میرا ذکر کرنے والوں کو، حقیقی طور پر میرا ذکر کرنے والوں کو، ان حکموں پر عمل کرنے والوں کو مَیں اطمینان قلب دوں گا۔ دل کو چین اور سکون ملے گا۔ جیسا کہ فرمایا ﴿اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد:29) یعنی پس سمجھ لو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔ اور یہ ذکر نمازوں کے علاوہ بھی ہونا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہر وقت اللہ کی یاد یہ ذکر ہی ہے۔ اگر اللہ کا خوف دل میں رہے تو آدمی مختلف دعائیں مختلف وقتوں میں پڑھتا رہتا ہے۔ کئی کام نہیں کرتا کہ اللہ کا خوف آجاتا ہے تو اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ اللہ کا ذکر صرف نمازوں میں نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ﴾ (آل عمران:191) یعنی عقلمند انسان اور مومن وہی ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے بھی اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ ہر وقت ان کے دل میں اللہ کی یاد ہوتی ہے۔ یہ صحیح مومن کی نشانی ہے کیونکہ اس ذکر سے ایمان بھی بڑھتا ہے اور انسان میں جرأت بھی پیدا ہوتی ہے۔ ایک اور جگہ اس بارے میں فرماتا ہے کہ ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الانفال:46) یعنی اے مومنو! جب تم کسی گروہ کے، کسی فوج کے مقابلہ پر آؤ تو قدم جمائے رکھو۔ اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ پس کسی برائی کے مقابلے پر کھڑا ہونے کے لئے، دل میں جرأت پیدا کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا بہت ضروری ہے۔ شیطان بھی انسان کا بہت بڑا دشمن ہے۔ آج کی دنیا میں دجل کے مختلف طریقے ہیں۔ دجل مختلف قسم کی فوجوں کے ساتھ حملہ آور ہو رہا ہے اور ہمارے ترقی پذیر یا کم ترقی یافتہ ملکوں کے لوگ ان ترقی یافتہ ملکوں میں آکر بھی اور اپنے ملک میں بھی ان کے حملوں کی وجہ سے ان کے زیر اثر آجاتے ہیں۔ اور اس نام نہاد Civilized Society کی برائیاں فوراً اختیار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس اُن کے حملوں سے بچنے کے لئے اور ہر قسم کے کمپلیکس (Complex) سے، احساس کمتری سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر انتہائی ضروری ہے۔ اسی سے دلوں میں جرأت پیدا ہوگی، پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے''۔ فرمایا ''پس جہاں تک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہوگا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہوسکتا''۔ (الحکم جلد 9 نمبر 24۔ مورخہ 10 جولائی 1905 صفحہ 9)

پس ایک مستقل مزاجی سے اللہ کا ذکر کرنا چاہئے۔ اگر بے صبری دکھائی جائے تو پھر اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ اگر بے صبری دکھاؤ گے تو پھر شیطان کے مقابلے کی طاقت نہیں رہے گی۔ اگر راستے میں ہی چھوڑ دو گے پھر پاک تبدیلیاں پیدا نہیں ہوسکیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ﴿اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد: 29) کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ: ''جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اِس سے اُس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اُس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے''۔ (الحکم جلد 9 نمبر 32 مورخہ 10 ستمبر 1905 صفحہ 8)

پس اس معاشرے کی بے شمار مکروہات ہیں، جیسا کہ مَیں پہلے بتا آیا ہوں ان سے بچنے کے لئے ذکر الٰہی بہت ضروری ہے اور اس سے پھر عمل کرنے کی بھی توفیق ملے گی جو ایک احمدی کو دوسرے سے ممتاز کرے گی۔ ایک فرق ظاہر ہوگا کہ احمدی اور غیروں میں کیا فرق ہے۔ پس احمدیوں کو اپنے اندر یہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے تاکہ آپ کے نمونے دیکھ کر دوسرے آپ کی باتیں سن سکیں اور جب باتیں سنیں گے تو یقیناً یہ باتیں دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے کا باعث بنیں گی۔ کیونکہ اس زمانے میں آج کل کے علماء نے اسلام کی ایسی غلط تشریح کرکے جس سے اسلام کے بالکل الٹ تصویر ابھرتی ہے، اسلام کو پیش کیا ہے۔ جو لوگ غیر مسلم ہیں وہ اسلام کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے جبکہ اسلام کی حقیقی تعلیم جو کہ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہے، ایسی خوبصورت ہے کہ ہر کوئی اس کی طرف کھینچا چلا آتا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ احمدی ہونے کے بعد اپنے نیک نمونے قائم کرنا اور احمدیت کے پیغام کو پہنچانا ہر احمدی کا کام اور اس کا فرض ہے۔ یہاں آپ میں سے اکثریت فجی سے آئے ہوئے احمدیوں کی ہے۔ چند فیملیاں پاکستان سے بھی آئی ہوئی ہیں۔ یاد رکھیں جو بھی فجین یا پاکستانی یہاں ہیں سب کا کام اس پیغام کو پہنچانا ہے۔ لیکن فجی کے حوالے سے مَیں بات کرتا ہوں کہ فجی میں احمدیت کوئی چالیس پچاس سال پہلے آئی تھی اور جماعت کے وہ بزرگ جن کو جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی انہوں نے اپنے اندر تبدیلیاں بھی پیدا کیں۔ جماعت کی خاطر قربانی بھی دی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنے ہم قوموں تک بھی پہنچایا۔ اور پھر دیکھ لیں تھوڑے عرصے میں انہوں نے کافی بیعتیں کروائیں۔ اب جبکہ اُس وقت کے مقابلے میں آپ کی تعداد بھی کافی ہے، سہولتیں بھی زیادہ ہیں فجی میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی۔ لیکن اس توجہ کے ساتھ بیعتیں کروانے کی طرف کوشش نہیں ہو رہی جو پہلوں نے کی۔ یہاں سے فجی والے بھی سن رہے ہیں، اتفاق سے وقت بھی ایک ہے۔ تو جو فجی میں رہتے ہیں ان کو بھی میں کہتا ہوں کہ اپنی تبلیغ کی کوششوں کو تیز کریں اور اپنے عملی نمونے دکھائیں اپنے اندر اسلام کی صحیح روح پیدا کریں۔ آپ لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں آپ بھی اس کوشش میں رہیں۔ اس پیغام کو آگے پہنچائیں۔ اپنے عملی نمونے بھی دکھائیں۔ یہاں تبلیغ کے لئے مختلف جگہوں پر جاکر جائزہ لیں، چھوٹی چھوٹی جگہوں پر جائیں۔ گزشتہ سالوں میں دو تین دفعہ مَیں اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ چھوٹی جگہوں پر پیغام پہنچانے اور قبولیت کے امکانات عموماً زیادہ ہوتے ہیں، خاص طور پر تیسری دنیا میں۔ اُن کی مخالفت اگر ہوتی ہے تو لاعلمی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ دنیاداری کی وجہ سے عموماً نہیں ہوتی۔ پھر مختلف قوموں کے لوگ ہیں، فجی میں بھی اور یہاں بھی ہیں۔ آسٹریلیا میں بھی ہیں۔ یہ جو سارا علاقہ ہے ان تک پہنچیں۔ اُن کی زبان میں اُن کو لٹریچر دیں، ان سے مسلسل رابطے رکھیں۔ تعلقات بڑھائیں۔ پھر آپ کے اپنے اندر جو آپ کی اپنی طبیعتیں ہیں، رویے ہیں اگر ان میں بھی پاک تبدیلیاں ہوں گی تو آپ لوگ ان کو دوسروں سے مختلف نظر آئیں گے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا، جب یہ چیزیں ان کو نظر آ رہی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی آپ کی زبانوں پر ہوگا تو یہ جو مسلسل رابطے اور تعلق ہیں وہ دوسروں کو آپ کے قریب لائیں گے۔

پھر ان ملکوں میں ہمارے چند بچھڑے ہوئے احمدی بھائی بھی ہیں جو لاہوری کہلاتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف مجدد مانتے ہیں اور خلافت کو نہیں مانتے۔ ان میں سے بھی بعض پہلے مختلف جگہوں پہ مجھے ملے ہیں، شاید یہاں بھی ہوں، اور بعض بڑے اچھے طریقے سے، شرافت سے ملے۔ تو ان سے بھی اگر مسلسل رابطے کے ذریعے سے ان کو بتاتے رہیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے دل بدلنے پر قادر ہے۔ بہرحال یہ سب کچھ کرنے کے لئے یعنی تبلیغی میدان میں آنے کے لئے ایک تو جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا اور اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھنا ضروری ہے۔ دوسرے اس پاک تبدیلی کے ساتھ جس حد تک اپنے دینی علم کو بڑھا سکیں، ہر عمر اور ہر طبقے کے لحاظ سے اس علم کے حاصل کرنے کے لئے مختلف معیار ہوں گے تو کوشش کرکے یہ حاصل کرنا چاہئے۔

پھر بعض بنیادی چیزیں ہیں جو مَیں نے نوٹ کی ہیں۔ یہاں تو ابھی جائزہ نہیں لیا لیکن پیچھے لیتا آیا ہوں۔ جماعت کے متعلق، اسلام کے متعلق جن کو بنیادی چیزیں پتہ نہیں ہیں ان کو سیکھنی چاہئیں۔ عورتوں اور نوجوانوں کو بھی اس میں ہمیں شامل کرنا ہوگا۔ بعض احمدی ہیں لیکن یہ نہیں پتہ کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ کیوں احمدی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کیا پیشگوئیاں فرمائی تھیں۔ کیا کیا پوری ہو گئیں اور اس طرح کے مختلف سوال ہیں۔ اور جب تک ہمارے سارے طبقے بشمول عورتیں، کیونکہ عورتوں کو ساتھ لے کے چلنا بھی ضروری ہے ان کو ساتھ لے کر نہیں چلیں گے تو مکمل کامیابیاں نہیں ہوسکتیں۔ گاؤں کی رہنے والی عورتوں کو عموماً اس بارے میں علم نہیں ہوتا کہ ہم احمدی کیا ہیں؟ کیوں ہیں؟ اور اس وجہ سے پھر وہ اپنی اگلی نسلوں کو بھی نہیں سنبھال سکتیں۔ نہ تبلیغ کرسکتی ہیں۔ گاؤں میں رہنے والوں کی مثال تو مَیں نے فجی کی دی ہے یہ میرا وہاں کا جائزہ تھا۔ یہاں نسبتاً پڑھی لکھی عورتیں آئی ہیں لیکن یہاں آکر حالات بہتر ہونے کی وجہ سے ان عورتوں کی دلچسپیاں نہ بدل جائیں۔ ایمان میں مضبوطی تبھی پیدا ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو۔ اور پھر یہ ہے کہ اپنے دینی علم میں اضافہ کرنے کی کوشش ہو۔ پس عورتوں کو بھی دینی علم سیکھنے کی

طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔ خاص طور پر ان پڑھ یا کم تعلیم یافتہ طبقے میں دینی علم سکھانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور پھر ایک مہم کی صورت میں ہر مرد، عورت، جوان، بوڑھا احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش میں لگ جائے اس سے جہاں آپ کی اپنی حالت بہتر ہوگی، اپنی تربیت کی طرف توجہ پیدا ہوگی وہاں تبلیغ کے لئے بھی نئے نئے راستے کھلتے جائیں گے۔ وہاں بعض خاندانوں کے یہ مسائل بھی حل ہوں گے جو احمدی بچوں کے دوسرے مذاہب میں رشتے کی وجہ سے، شادیوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ پھر علم ہونے کی وجہ سے اور اس علم کو پھیلانے کی وجہ سے خلاف تعلیم رشتوں کی طرف زیادہ رجحان نہیں رہے گا۔ اور پھر اس کے ساتھ ساتھ قربانی کے معیار بھی بڑھ رہے ہوں گے۔

نیوزی لینڈ میں جماعت زیادہ پرانی نہیں ہے۔ تقریباً تمام لوگ ہی ابتدائی احمدیوں میں شامل ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں کو خاص طور پر اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے، اپنی اصلاح کرنے کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ اور پھر تبلیغ کے میدان میں بھی آنا چاہئے۔ اپنے دینی علم کو بھی بڑھانا چاہئے۔ اگر آپ یہ کوشش کریں اور اگر پلاننگ کی جائے تو جس طرح آپ کے بڑوں نے کیا جیسا کہ مَیں نے کہا تھا تو یہ پیغام آپ بڑی جلدی بعض جگہوں پر پہنچا سکتے ہیں۔

مَیں رشتوں کی بات کر رہا تھا۔ ضمناً یہاں یہ بھی بتا دوں کہ مجھے پتہ ہے رشتوں کے بڑے مسائل ہیں خاص طور پر لڑکیوں کے رشتوں کے کیونکہ مَیں نے عموماً دیکھا ہے شاید چھوٹی جگہوں پر بھی ہوں۔ فجی وغیرہ میں ماشاء اللہ لڑکیاں پڑھی لکھی ہیں۔ یہاں بھی رشتے ہیں۔ آسٹریلیا میں بھی اور جگہوں پر بھی ہیں۔ اس کے لئے ایک تو جماعت کا رشتہ ناطہ کا نظام ہے اس کو فعال ہونا چاہئے۔ اور ویسے اگر پتہ لگے تو باہر بھی کوشش ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ جو آپ کے یہاں چار پانچ ملک ہیں ان میں باقاعدہ اس کا ہر جگہ ریکارڈ رکھا جانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اللہ کا قرب پانے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور اس ضمن میں اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ لے کر چلنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’خداتعالیٰ کی نصرت انہیں کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں بڑا شوق ذوق اور شدت رقّت ہوتی ہے مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں‘‘۔ ایک وقت میں تو دین کی طرف بڑی توجہ ہو رہی ہوتی ہے، لیکن پھر جا کے ٹھہر جاتے ہیں کیونکہ ترقی کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ ’’ اور آخر ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ ﴿اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ﴾ (الاحقاف:16) میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں۔ اور اکثر بیوی کی وجہ سے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 456۔جدید ایڈیشن)

تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، جائزہ لیں تو یہ 100 فیصد حقیقت نظر آئے گی کہ ان ملکوں میں بعض خاندان اس لئے بھی ابتلا میں پڑ گئے کہ اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا کہ غیروں میں شادیاں کرنے سے نسلیں برباد ہو جاتی ہیں اور دین سے دور چلی جاتی ہیں۔ کئی ایسے دور ہٹے ہوئے ہیں جن کو اب ہٹنے کا احساس ہو رہا ہے۔ یہاں جو خاندان آئے ہیں ان کے حالات اپنے پہلے ملک کی نسبت بہرحال بہتر ہیں۔ یہ بہتری آپ کو دین سے دُور لے جانے والی اور اپنی قدروں اور اپنی تعلیم اور اپنی روایات کو بھلانے والی نہیں ہونی چاہئے۔ بعض دفعہ وہ جو غلطی کرتے ہیں پھر نظام جماعت کی طرف سے بعض دفعہ کوئی سختی ہو تو پھر نظام کو الزام دیتے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو گئی یا جماعت سے نکال دیا گیا یا ہماری بدنامی کی گئی۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو گا اور دین کا علم ہو گا تو یہ صورتحال کبھی پیدا نہیں ہو گی۔ پس خود بھی اور اپنے بیوی بچوں کا بھی جماعت سے اور خلافت سے تعلق جوڑے رکھیں اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہمیشہ یاد رکھیں۔

ایک روایت میں آتا ہے شہر بن حوشب ؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے کہا: اے اُمّ المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس ہوتے تھے تو کونسی دعا بکثرت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا آپ ؐ اکثر یہ دعا کرتے کہ اے دلوں کے الٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات بخش، ثابت قدم رکھ۔ آپ ؐ نے فرمایا اے اُمّ سلمہ! ہر آدمی کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس کے لئے چاہے اس کو قائم کر دے اور جس کے متعلق چاہے اس کو ٹیڑھا کر دے۔

(ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید)

پس ہر احمدی کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو دے دی ہے۔ اس کو ہمیشہ دلوں میں بٹھائے رکھیں لیکن یہ بغیر اللہ کے فضلوں کے نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ اس کا ذکر کرنا ہے اس کو یاد رکھنا ہے۔ پس اپنے اندر بھی اور اپنی اولادوں کو بھی اس کی عادت ڈال دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل جو ہر قسم کے شرک سے پاک تھا، جس پر اللہ تعالیٰ کی پاک وحی نازل ہوئی اگر آپ اس کثرت سے دعا کرتے تھے تو ہمیں اس کی طرف کس قدر توجہ دینی چاہئے۔ پس ہمیں چاہئے کہ اس نعمت کی قدر کریں، اللہ سے مدد مانگیں، توبہ و استغفار کرتے ہوئے ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہیں تا کہ حقیقت میں اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں کیا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس بارے میں آپ ؑ کا اقتباس پڑھتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ: ’’حدیث میں آیا ہے کہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ ۔ کہ اب جو تم لوگوں نے بیعت کی تو اب خداتعالیٰ سے نیا حساب شروع ہوا ہے‘‘۔ کہ گناہوں سے توبہ کر لی ہے، اسی طرح ہو گیا جس طرح کوئی گناہ نہیں کیا۔ تو اب نیا حساب شروع ہو گا۔ ’’پہلے گناہ صدق و اخلاص کے ساتھ بیعت کرنے پر بخشے جاتے ہیں۔ اب ہر ایک کا اختیار ہے کہ اپنے لئے بہشت بنا لے یا جہنم۔ انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں۔ ایک تو اللہ کے اور دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اسی وقت نقصان ہوتا ہے جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے‘‘۔ آدمی کسی بھی صورت میں خداتعالیٰ کے حکم کے مخالف چلے۔ ’’مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کے رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ دشمن پکار اٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی، خداترسی اور اتقا کے قائل ہو جائیں‘‘۔ تمہارے عمل ایسے ہو جائیں کہ دشمن بھی یہ کہے کہ یہ نیک آدمی ہے اور تقویٰ پر چلنے والا ہے۔

فرمایا کہ: ’’یہ بھی یاد رکھو کہ خداتعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا‘‘۔ اللہ تعالیٰ دل کو اچھی طرح جانتا ہے۔ ’’زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے اَسْتَغْفِرُاللّٰہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے۔ اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور وَقِنَا وَقِنَا پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔‘‘

اب یہ علاقے بھی ایسے ہیں کہ یہاں مختلف وقتوں میں زلزلوں کا خطرہ رہتا ہے۔ سونامی کا خطرہ رہتا ہے۔ کل بھی ایک خطرہ پیدا ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ٹال دیا۔ تو اس شکر گزاری کے طور پر بھی مزید اس کے آگے جھکنا چاہئے۔ اس کے ذکر سے زبانیں تر رکھنی چاہئیں۔ اگر وہ تباہی آتی تو بہت بڑی تباہی آ سکتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو دور فرمایا۔ تو ہمیشہ اللہ کے حضور جھکے رہنا چاہئے۔

فرمایا کہ: ’’ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو ایک عیسائی، ایک آریہ، ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خداتعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خداتعالیٰ کے حضور گڑگڑائے‘‘۔

فرمایا کہ: ’’اس نکتہ کو خوب یاد رکھو کہ مومن وہی ہے جو عذاب آنے سے پہلے کلام الٰہی پر یقین کر کے عذاب کو وارد سمجھے اور اپنے بچاؤ کے لئے دعا کرے۔ دیکھو ایک آدمی جو توبہ کرتا ہے، دعا میں لگا رہتا ہے تو وہ صرف اپنے پر نہیں بلکہ اپنے بال بچوں پر، اپنے قریبیوں پر رحم کرتا ہے کہ وہ سب ایک کے لئے بچائے جا سکتے ہیں‘‘۔ اگر نیک آدمی ہو تو اللہ تعالیٰ اس جگہ سے عذاب کو ٹال دیتا ہے اور اس کی وجہ سے پھر ساروں کا فائدہ ہو جاتا ہے۔ تو ’’ایسا ہی جو غفلت کرتا ہے تو نہ صرف اپنے لئے برا کرتا ہے بلکہ اپنے تمام کنبے کا بدخواہ ہے‘‘۔

فرمایا کہ: ’’ایک انسان جو دعا نہیں کرتا اس میں اور چارپائے میں کچھ فرق نہیں‘‘۔ یعنی اس میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ’’ایسے لوگوں کی نسبت خداتعالیٰ فرماتا ہے ﴿یَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ﴾ (سورۃ محمد:13) یعنی چارپایوں (جانوروں) کی زندگی بسر کرتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ پس تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ مَیں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خداتعالیٰ

کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف ہو۔ خدا تعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے۔......راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ“۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 272-271جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالتے ہوئے اسلامی تعلیم کا صحیح نمونہ بن جائیں اور اللہ کا قرب پانے والے ہوں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی اس پاک چشمہ سے سیراب کرنے والے ہوں۔ اور یہ جلسے کے دن حقیقت میں سب میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بن جائیں۔ اور آپ میں ان پاک تبدیلیوں کی وجہ سے اس ملک میں مقامی لوگوں میں بھی اسلام کا خوبصورت پیغام جلد سے جلد پھیل جائے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ان دو دنوں کو خاص طور پر دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: نظامِ خلافت ،اس کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں
از صفحہ نمبر4

جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے۔ اور میں انھیں دیکھتا ہوں کہ وہ میری رضا میں فنا شدہ لوگوں کی طرح ہیں“۔

اطاعتِ امام میں فنا شدہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تار دلوایا کہ دہلی آجاؤ۔ تار لکھنے والے نے لکھ دیا بلا توقّف چلے آؤ۔ جب یہ تار قادیان پہنچا تو حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے تھے۔ اس خیال سے کہ تعمیل میں دیر نہ ہو فوراً اٹھے اور چل پڑے۔ نہ گھر گئے نہ لباس بدلا نہ بستر لیا۔ یہاں تک کہ ریل کا کرایہ بھی جیب میں نہ تھا مگر اپنے آقا کے حکم کی تعمیل کرنی تھی خدا تعالےٰ نے بھی معجزانہ مدد کی اور ایک ہندو مریض سٹیشن پر بھجوا دیا جس نے دہلی کا ٹکٹ اور معقول رقم نذرانہ کے طور پر پیش کی۔ یوں آپ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ (حیاتِ نور 285)

حضرت حافظ روشن علی ؓ کی مثال بھی کیا عجیب مثال ہے۔ ابتدائی زمانہ میں اس درویش بزرگ کے پاس کپڑوں کا صرف ایک جوڑا ہوا کرتا تھا۔ جمعرات کی رات کو دھو لیتے اور جمعہ کی صبح کو پہن لیتے۔ ایک بار ایسے ہوا کہ سردیوں کی شدید سرد رات میں کپڑے دھو کر لٹکائے ہوئے تھے کہ مسیح پاک علیہ السلام کی طرف سے پیغام آیا کہ کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور جانا ہے ساتھ جانے کے لئے ابھی آجائیں۔ فدائی روشن علیؓ اٹھا وہی گیلے کپڑے پہن لئے اور سردی سے بچاؤ کے لئے لحاف لپیٹ کر ساتھ ہولیا۔

پس یہ کامل اطاعت کے چند نمونے ہیں۔ آج ہم میں سے ہر ایک نے انہی نمونوں پر چلتے ہوئے خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔

حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں:

”وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کرسکتا ہے“۔(الفضل 20/ نومبر 1946ء صفحہ 7)

پھر آپ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

” یادرکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے......ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ مَیں مسیح موعودؑ پر ایمان لاتا ہوں۔ ہزار دفعہ کوئی کہے کہ مَیں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحہ نہیں بسر کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہوسکتا“۔(الفضل 15/ نومبر 1946 ،صفحہ6)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ فرماتے ہیں:

’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں ،سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم ،وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں ،تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں“۔(خطبہ جمعہ 24/ جنوری 1936ء الفضل 3/جنوری 1936ء صفحہ9)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ فرماتے ہیں:

”مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مدبر ہو، اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتے۔ جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ،ہرگز اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کرسکتے۔ پس اگر تم خدا تعالےٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا ـتمہارا بولنا اور خاموش رہنا میرے ماتحت ہو“۔ (الفضل 4/ ستمبر 1937ء صفحہ 8)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’مبلغین اور واعظین کے ذریعے بار بار یہ آواز جماعت کے کانوں میں پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپے کیا، پانچ لاکھ روپے کیا، پانچ ارب کیا، اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے بھی قربان کردی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابلِ ذکر چیز ہیں......اگر یہ باتیں جو ہر مرد ،ہر عورت ،ہر بچے، ہر بوڑھے کے ذہن نشین کی جائیں اور ان کے دلوں پر ان کا نقش کیا جائے تو وہ ٹھوکریں جو عدم علم کی وجہ سے لوگ کھاتے ہیں کیوں کھائیں“۔

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات از حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۶۳ مرتبہ ادارہ ترقی اسلام سکندر آباد دکن)

پھر آپ فرماتے ہیں:

” تم سب امام کے اشارے پر چلو اور اس کی ہدایات سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہ ہو۔ جب وہ حکم دے بڑھو اور جب وہ حکم دے ٹھیر جاؤ اور جدھر بڑھنے کا وہ حکم دے ادھر بڑھو اور جدھر سے ہٹنے کا وہ حکم دے ادھر سے ہٹ جاؤ“۔(انوار العلوم جلد 14، صفحہ516-515)

حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں؛

” اے دوستو! بیدار ہو اور اپنے مقام کو سمجھو اور اس اطاعت کا نمونہ دکھاؤ جس کی مثال دنیا کے پردہ پر کسی اور جگہ پر نہ ملتی ہو اور کم سے کم آئندہ کے لئے کوشش کرو کہ سو (۱۰۰) میں سے سو (۱۰۰) ہی کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں اور اس ڈھال سے باہر کسی کا جسم نہ ہو جسے خدا تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کے لئے مقرر کیا ہے اور ”اَلاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتِلُ مِنْ وَّرَاءِ ہٖ“ پر ایسا عمل کرو کہ محمد رسول اللہ کی روح تم سے خوش ہو جائے۔

(انوار العلوم جلد14صفحہ 525)

پس آج ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ارشاد پر آپ کے دائیں بھی لڑیں اور بائیں بھی لڑیں اور آگے بھی لڑیں اور پیچھے بھی لڑیں۔ ہم خلافتِ احمدیہ کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار ہوں اور اپنی اولاد در اولاد کو خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والے ہوں۔ ہم خلافتِ احمدیہ کی حفاظت کی خاطر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ خلیفۂ وقت کے دست و بازو اور ادنیٰ چاکر بن کر ہمیشہ اس کی ہر آواز پر لبیک کہیں۔ ہماری زندگی اور ہماری موت خلیفۂ وقت کے قدموں میں ہو۔

اے خدا! تو ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اس عہد کو پورا کرسکیں۔ اور زندگی کے آخری سانس تک وفا کے ساتھ اس عہد کو نبھاتے چلے جائیں۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے
دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ﴾ (البقرۃ 251)
(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
(روزانہ کم ازکم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔﴾
(آل عمران :9)
(ترجمہ) : اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔
(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم ازکم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔
(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔
(روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔
(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم ازکم 33 مرتبہ پڑھیں۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مسجد "نصرت جہاں" کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں ایک دلچسپ تبلیغی نشست

(رپورٹ :نعمت اللہ بشارت۔ مبلغ سلسلہ ڈنمارک)

کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں ایک ڈینش خاتون نے Michelles Missiuon کے نام سے ایک پروگرام ترتیب دیا جس کا مقصد یہ تھا کہ ایک ہی دن میں ڈینش فیملیز نئ ڈینش فیملیز کو (یعنی غیر ملکی شہری جو ڈنمارک میں آباد ہو چکے ہیں) ایک دوسرے کے گھروں میں وزٹ کریں۔ اور اس طرح ڈینشوں اور غیر ملکیوں کے درمیان خلا پُر کیا جائے۔

مورخہ 12/ اپریل کو اس پروگرام کی انچارج Mrs.Rikke نے خاکسار سے فون پر رابطہ کیا اور اس پروگرام کی تفصیلات بتاتے ہوئے اس میں شمولیت کی دعوت دی۔ خاکسار نے ان کے اس اقدام کو سراہا اور کہا کہ ڈینش عوام اور غیر ملکیوں کے درمیان اچھے تعلقات کے لئے ایسے پروگرام مفید ثابت ہوں گے۔ نیز انہیں بتایا کہ اسلامی روایات کے مطابق اگر ہم کسی کو وزٹ کریں یا کوئی ہمیں وزٹ کرے، ہر دو صورتوں میں مرد اور خواتین الگ الگ ملاقاتیں کریں گے اور ان کے پروگرام بھی الگ الگ ہوں گے۔ اس لئے ہم اس پروگرام میں شامل تو ہونا چاہتے ہیں مگر اسلامی طریق کے مطابق۔ جس پر انہوں نے دلچسپی کا اظہار کیا اور خاکسار سے انٹرویو لینے کی خواہش کی۔

TV-GR1 انٹرویو

حسب پروگرام مورخہ 13/ اپریل کو Mrs Rikke ڈنمارک کے ایک ٹی وی چینل DR-1 کی ٹیم کے ساتھ مسجد نصرت جہاں تشریف لائیں۔ خاکسار اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مکرم رضوان اشرف صاحب نے انہیں خوش آمدید کہا۔ مسجد میں انہوں نے خاکسار سے انٹرویو لیا۔ اس کے اس پروگرام میں اسلامی طریقہ کے مطابق یعنی مرد اور خواتین کے الگ الگ پروگرام کرنے کے سلسلہ میں خاکسار نے انہیں دعوت دی۔ اور ان سے یہ پروگرام طے پایا کہ 22/ اپریل کو شام چھ بجے مسجد نصرت جہاں میں تیس ڈینش مرد اور تیس ڈینش خواتین کو ہم مدعو کریں گے اور ہماری طرف سے بھی تیس احمدی مرد اور قریباً تیس احمدی خواتین شامل ہوں گی۔

انٹرویو لینے والی خاتون نے بتایا کہ وہ پہلی بار کسی مسجد میں آئی ہیں اور انہیں یہاں آنے سے پہلے کچھ خوف سا لگ رہا تھا۔

14/ اپریل بروز جمعہ کو موصوفہ ایک بار پھر ٹی وی DR-1 کے ساتھ آئیں اور نماز جمعہ اور خطبہ جمعہ کی ریکارڈنگ کی۔ موصوفہ لجنہ ہال میں بھی گئیں اور صدر صاحبہ لجنہ اور دیگر خواتین سے ملیں۔ انٹرویوز لئے اور دیکھا کہ کس طرح خواتین اپنے الگ پروگرام کرتی ہیں۔

مورخہ 18/ اپریل DR-1 نے اپنی خبروں میں شام ساڑھے آٹھ بجے مسجد نصرت جہاں کی نمایاں تصویر کے ساتھ خاکسار کا انٹرویو نشر کیا جس میں خاکسار نے ڈینش مرد اور خواتین کو مسجد میں آنے کی دعوت دی تھی۔

تبلیغی نشست کا آغاز

DR-1 پر Live نشریات

مورخہ 22/ اپریل کو شام چھ بجے مہمانان کرام کی آمد شروع ہوئی اور ساڑھے چھ بجے تک 22 ڈینش خواتین اور 20 ڈینش مرد مسجد نصرت جہاں تشریف لائے۔ اور قریباً اتنی ہی تعداد میں احمدی خدام وانصار اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات موجود تھیں۔ مکرم عبدالباسط بٹ صاحب امیر ڈنمارک، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور ان کے معاونین اور خاکسار نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جبکہ معزز خواتین کا استقبال صدر صاحبہ لجنہ اور ان کی ٹیم نے کیا۔

ٹی وی کی ٹیم بھی پروگرام ریکارڈ کرنے کے لئے موجود تھی۔ نیز یہ پروگرام ٹی وی پر Live نشر کرنے کے لئے بھی انتظامات مکمل کر لئے گئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم احسان احمد نے کی اور ڈینش ترجمہ بھی پیش کیا۔ ازاں بعد خاکسار نے مختصراً جماعت کا تعارف کروایا اور معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور انہیں اس امر کی دعوت دی کہ وہ اپنے سوالات بھی خوشی سے کر سکتے ہیں۔ قریباً تین گھنٹے سے زائد تک اسلام و احمدیت کے بارہ میں تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ بعد میں مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ بھی پیش کیا گیا۔

عشائیہ میں نشستیں اس طرح ترتیب دی گئی تھیں کہ ہر معزز مہمان کے ساتھ ایک احمدی خادم یا انصار بھائی تھے جو ان کو اسلام و احمدیت کے بارہ میں معلومات دیتے رہے۔ بعض مہمانوں نے آئندہ رابطہ کے لئے اپنا ایڈریس بھی دیا اور اپنے تاثرات ریکارڈ کروائے۔

خواتین کے لئے عشائیہ کا الگ انتظام تھا جہاں 22 ڈینش خواتین اور قریباً اتنی ہی تعداد احمدی خواتین کی موجود تھی۔ تلاوت قرآن کریم اور استقبالیہ ایڈریس کے بعد پروگرام کا آغاز ہوا۔ کھانے کے ساتھ ساتھ باہمی سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اسلام و احمدیت کے بارہ میں معزز مہمان خواتین کے سوالات کے جوابات احمدی خواتین اور خاص طور پر نوجوان بچیوں نے دئے۔ ساڑھے نو بجے شب تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ تاہم چند مہمان خواتین کے احمدیت اور اسلام کے بارہ میں اس قدر سوالات تھے کہ یہ سلسلہ ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

اکثر مہمان خواتین نے اس امر کا اظہار کیا کہ وہ خواتین کے الگ پروگرام سے بہت متاثر ہوئی ہیں اور انہیں یہ موقع ملا ہے کہ وہ آزادی کے ساتھ سوالات کر سکیں اور ایک دوسرے سے تعارف حاصل کر سکیں۔ 14 خواتین نے آئندہ رابطہ کے لئے اپنے ایڈریس دئے۔

شام سات بجے کی خبروں میں اس میٹنگ کو Live ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور مسجد کی تصویر اور بعض معزز مہمانوں کے انٹرویوز بھی دکھائے گئے۔ اس سارے پروگرام کی ریکارڈنگ بھی ہوئی جو نسبتاً تفصیل سے 25/ اپریل کو دکھائی گئی۔ اسی طرح 25/ اپریل کو شام ساڑھے آٹھ بجے کی خبروں میں قریباً چار منٹ کی خبر ہمارے اس پروگرام کے بارہ میں نشر ہوئی جس میں بعض مہمانوں کے انٹرویوز بھی نشر ہوئے کہ انہوں نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا ہے اور کہا کہ اس طرح ان کی ایک ہی جگہ پر کئی لوگوں سے ملاقات ہوئی اور مذہب کے بارہ میں بھی تبادلہ خیال کا انہیں موقع ملا۔ خواتین مہمانوں کے بھی انٹرویوز دکھائے گئے جس میں انہوں نے اس پروگرام کو بہت سراہا۔ خاص طور پر خواتین کے الگ پروگرام کو پسند کیا۔

الحمدللہ! یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ احمدی نوجوان بچوں اور بچیوں کو بھی اس امر کا موقع ملا کہ وہ خواتین اور مردوں کے الگ الگ پروگراموں میں لوگوں کو تبلیغ کر سکیں اور ان تک اپنا پیغام پہنچا سکیں۔

نیشنل اخبار Politiken میں خبر کی اشاعت

اخبار Politiken کی نمائندہ مع فوٹوگرافر اس میٹنگ کی رپورٹنگ اور انٹرویو کے لئے مورخہ 22/ اپریل کو چار بجے مسجد آئیں۔ تقریب کے انتظامات دیکھے اور خاکسار سے انٹرویو لیا۔ مورخہ 24/ اپریل کو شائع ہونے والی خبر کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

مرد وخواتین کا الگ الگ عشائیہ

ایک ہی وقت میں اور ایک اور مقام پر ڈینش عوام کو یہ موقع میسر آیا کہ وہ اپنے علاوہ ایک دوسرے نسلی گروپ سے مل سکیں۔ مسجد نصرت جہاں کے گول ہال کے ایک دروازہ پر "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" نمایاں طور پر آویزاں تھا۔

Huidovre کے ایک خوبصورت رہائشی علاقہ میں یہ مسجد واقع ہے جو کہ اب تک ایک ہی اور پہلی مسجد ہے جو مسجد کے طور پر بنائی گئی ہے۔ اس مسجد کے گول ہال کے فرش پر دو لمبی قطاروں میں میز عشائیہ کے لئے سجائے گئے تھے۔ اس مسجد کے امام کا کہنا ہے کہ مسجد کی گنبد نما چھت کے نیچے تیس آدمی مل کر کھانا کھائیں گے جس میں چاول اور چکن بھی شامل ہے۔ جبکہ سڑک کے دوسری طرف ایک وِلاّ میں تیس خواتین کھانا کھائیں گی جن میں مسلمان اور عیسائی خواتین شامل ہوں گی۔ امام نعمت اللہ بشارت نے مزید بتایا کہ "میرے نزدیک یہ ایک خوشکن اور ایک اچھا پروگرام تھا کہ کچھ ڈینش اور مسلمان آپس میں ملاقاتیں کریں۔ اسی لئے مَیں نے اس مقصد کے لئے مسجد کے دروازے کھول دئے ہیں تا کہ لوگ ایک دوسرے سے مل سکیں۔ یہ ایک روحانی گھر ہے اس لئے یہاں مرد و خواتین الگ الگ کھانا کھائیں گی۔

دو ہفتے قبل مسز مشعل وید (Michelle Hviid) نے اس پروگرام کے سلسلہ میں امام سے رابطہ کیا تھا اور DR (ٹی وی چینل) کا ایک کیمرہ مین اس پراجیکٹ کے سلسلہ میں ہمہ تن ان کے ساتھ رہا"۔

(Politiken 24 April 2006)

تقسیم لٹریچر

اس موقع پر سیکرٹری صاحب اشاعت نے ڈینش زبان میں اہم لٹریچر بھی مہمانوں کے لئے نمایاں طور پر رکھا تھا تا کہ اگر وہ دلچسپی رکھتے ہوں تو حاصل کر لیں۔ مہمانوں نے کل 79 کتب مطالعہ کے لئے حاصل کیں۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی نشست کے نیک ثمرات عطا فرمائے اور تمام کارکنان جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے محنت کی اپنے فضل سے بہترین جزا سے نوازے۔

ونچسٹر (Winchester) - (UK) میں ایک کامیاب تبلیغی نشت کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ :مبارک احمد بسرا۔ مبلغ سلسلہ)

جماعت احمدیہ یوکے کی ایک جماعت بورنمتھ (Bournmouth) کو 27/ اپریل 2006ء بروز جمعرات ونچسٹر کے ٹاؤن ہال میں

The Holy Prophet of Islam-

Man of Peace & Tolerence

کے موضوع پر سمپوزیم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا جو مکرم توصیف احمد صاحب نے کی۔ مکرم محمد عارف ناصر صاحب صدر جماعت نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا جس کے بعد خاکسار مبارک احمد بسرا صاحب، ریجنل مبلغ اسلام آباد ریجن نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔

سمپوزیم کا مرکزی خطاب مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن کا تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں تاریخ اسلام سے کئی واقعات اور مثالیں پیش کر کے بڑے مؤثر انداز میں حاضرین کو باور کروایا کہ بلاشک وشبہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں امن قائم کرنے والے تھے۔ نیز اس کے لئے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے والے اور باہم تعاون کے لئے ہمیشہ پہلے ہاتھ آگے بڑھانے والے تھے۔

آپ نے اپنی تقریر میں آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے امن اور رواداری سے متعلق دلکش اسلامی تعلیمات پیش کیں۔ دوران خطاب آپ نے موضوع کے حوالہ سے ان غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا جو عام طور پر ذہنوں میں پائی جاتی ہیں۔

اس مؤثر خطاب کے بعد حاضرین کو سوال پوچھنے کا موقع دیا گیا۔ مہمانوں نے متعدد سوالات پوچھے جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

سوال وجواب کے بعد مہمان Judi Bonvin نے شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت کی اس کوشش کی تعریف کی کہ وہ عوام وخواص کو اسلام اور بانی اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے اس قسم کے پروگرام کر رہی ہے۔

آخر پر صدر مجلس مکرم احسن احمدی صاحب ریجنل امیر اسلام آباد ریجن نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد پروگرام حسب روایت دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

بعدہٗ تمام حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس دوران بھی تبلیغی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

کمپیوٹرسسٹم ڈویلپ کر رہے ہیں اس بارہ میں مرکز سے رابطہ کر کے راہنمائی لیں تا کہ ایک ہی سسٹم ہو۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کافی انجینئر ز اور آرکیٹیکٹس ہیں یہاں جماعت کے سنٹر کی جو 28 ایکڑ زمین ہے اس کا سروے کریں اور انفارمیشن حاصل کریں کہ کیا اس ایریا میں رہائشی مکانات وغیرہ بنائے جا سکتے ہیں۔فرمایا یہاں سے قانون بھی پڑھیں اور کالونی کی طرز پر کمپلیکس کا پلان بنائیں۔فرمایا ایک ماسٹر پلان ہونا چاہئے جس میں پلاٹ کا سائز،گھروں کا سائز، پھر راستے وغیرہ بنانے ہوں گے۔ان سب باتوں کو مدّنظر رکھ کر ماسٹر پلان بننا چاہئے۔

یہ میٹنگ پانچ بجکر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔میٹنگ کے بعد احمدیہ آرکیٹیکٹس اور انجینئر ز اور IT پروفیشنلز نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔حضور انور نے ہدایت فرمائی ''احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئر ز ایسوسی ایشن''علیحدہ ہو اور''احمدیہ کمپیوٹر پروفیشنلز'' کی ایسوسی ایشن علیحدہ بنائیں۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

اس میٹنگ کے بعد پانچ بجکر 35 منٹ پر فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہیں۔آج آسٹریلیا کی جماعت سڈنی (Sydney) کے علاوہ کینیڈا اور امریکہ سے آئے ہوئے احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔مجموعی طور پر 34 فیملیز کے 135 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الھدیٰ'' سڈنی میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے کچھ دیر کے لئے پیدل سیر کی۔بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

18/اپریل 2006 بروز منگل:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الھدیٰ'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز''مسجد بیت الھدیٰ'' تشریف لائے جہاں واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔کلاس کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عائشہ مسعود نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزہ عاطفہ محمود اور انگریزی ترجمہ عزیزہ طوبیٰ آمنہ خاں نے پیش کیا۔

اس کے بعد پروگرام میں منتظمین نے ترانہ ''یا امیر المومنین اھلاً وسھلاً ومرحباً'' رکھا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پہلے ہونی چاہئے اور باقی چیزیں بعد میں۔چنانچہ عزیزہ Omina سعید نے حدیث مبارکہ پیش کی۔حضور انور نے اس بچی سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ حدیث ابھی یاد کی ہے یا اس کے معانی اور مطلب کا آپ کو علم ہے۔اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا۔جس کے بعد عزیزہ مریم صدیقہ نے اردو زبان میں ''نماز اور اس کی اہمیت'' کے عنوان پر اور عزیزہ فوزیہ نگار نے اردو زبان میں ''سیرت حضرت محمد ﷺ، آپؐ کا اندازِ گفتگو'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

بعد ازاں عزیزہ صبا اسلام اور ھبۃ الشافی نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''حمد وثنا اُسی کو جو ذات جاودانی'' سے منتخبہ اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔جس کے بعد اردو زبان میں ''ہمارا خدا'' کے عنوان پر عزیزہ فوزیہ الماس احمد نے اور ''ظہور امام مہدی'' کے موضوع پر عزیزہ نائلہ احمد نے تقاریر کیں۔

بعد ازاں عزیزہ غزالہ سحر نے اپنے گروپ کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام:

''ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ''

ترنم کے ساتھ پیش کیا۔جس کے بعد اردو زبان میں عزیزہ Rana مسعود نے ''اسلام امن کی تعلیم دیتا ہے'' کے عنوان پر تقریر کی۔اور عزیزہ منزّہ منیر نے ''اسلام میں عورت کا مقام'' کے موضوع پر تقریر کی۔حضور انور نے فرمایا کہ بہت مختصر تقریر کی ہے۔

اس کے بعد انگریزی زبان میں "Sydney Harbour Bridge &Opera House" کے عنوان پر عزیزہ سارہ احمد نے تقریر کی۔بعد ازاں واقفات نو بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی زبان میں قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔

جس کے بعد عزیزہ Mashal امتہ المصور نے Adeladie شہر کا تعارف پیش کیا۔بعد ازاں عزیزہ بارعہ قدیر خاں نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزہ Nushna مظفر چانڈیو نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔حضور انور نے اس بچی سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ حدیث صرف زبانی یاد کی ہے یا اس کا مطلب اور معانی بھی آتے ہیں۔

اس کے بعد عزیزہ Asma منظور، عافیہ ابڑو اور عزیزہ مریم احمد نے مل کر کورس کی شکل میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا منظوم کلام ''بدرگاہ ذیشان خیر الانام'' پیش کیا۔جس کے بعد عزیزہ فائزہ نے Melbourne شہر کا تعارف کروایا۔

پروگرام کے آخر پر عزیزہ سائرہ ارشد نے کھانے کے اسلامی آداب'' کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریر کرنے والی ایک بچی سے دریافت فرمایا کہ جب تم آسٹریلیا آئی تھی تو تمہاری عمر کیا تھی۔جس پر بچی نے بتایا دو سال تھی۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ تمہارا Accent (الفاظ کی ادائیگی) اس طرح کی ہے کہ اسے پوری طرح سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

شہروں کے تعارف پر حضور انور نے فرمایا کہ سکرین پر Presentatios ہونی چاہئے تھی۔کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔یہ کلاس گیارہ بجے تک جاری رہی۔

غیر واقفین بچیوں کی کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق اُن بچیوں کی علیحدہ کلاس منعقد ہوئی جو واقفات نو بچیاں نہیں ہیں۔حضور انور نے فرمایا چھوٹی بچیاں آگے بیٹھیں اور بڑی بچیاں پیچھے بیٹھیں۔

اس کلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عنبیہ منیر نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزہ فائزہ ناصر نے پیش کیا جس کے بعد عزیزہ نداء سرفراز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد عافیہ ارم نے "Welcome Address" پیش کیا جس کے بعد عزیزہ بارعہ رحمان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ''مبشر اولاد'' کے بارہ میں ایک پروگرام پیش کیا گیا۔اس پروگرام (Presentation) کا تعارف عزیزہ سدرہ مشتاق نے کروایا۔جس پر حضور انور نے فرمایا یہ تعارف پوری طرح معلومات پر مشتمل نہیں تھا۔

بعد ازاں عزیزہ حنا محمود نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے بارہ میں تعارفی مضمون پیش کیا۔اس کے بعد عزیزہ ماریہ خان نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور عزیزہ مہ آرا تاثیر نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ پر مشتمل اپنے مضامین پیش کئے۔

عزیزہ ہما تاج نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور عزیزہ ثمرہ ملک نے حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے تعارف پر مشتمل اپنے مضامین پیش کئے۔اس پروگرام کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پیش کئے۔

بعد ازاں عزیزہ Nirmal Rana نے ''آنحضرت ﷺ کی بیٹیوں سے شفقت'' کے عنوان پر تقریر کی۔اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے نظم ''دین احمد کا جو آج سالار ہے ابن منصور کی یہ للکار ہے'' خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔

ایک بچی جو اپنا پروگرام پیش کرنے کے لئے سٹیج کی طرف آرہی تھی۔حضور انور نے اس بچی سے اس کی عمر کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر بچی نے جواب دیا کہ 13 سال ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم جہاں بیٹھی ہوئی تھی وہیں جا کر اپنا پروگرام پیش کرو یا ایسی جگہ پر بیٹھو جو کیمرہ میں نہ آتی ہو۔کلاس کے اس پروگرام کے آخر پر عزیزہ عالیہ شاہ نے ''ملک آسٹریلیا اور جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ'' پیش کی۔جس کے بعد عزیزہ روحی شریف نے "New South Wales" اور وہاں کی جماعت'' کی تاریخ پر مضمون پیش کیا۔''Qeensland اور یہاں کی جماعت کی تاریخ'' پر عزیزہ Iqra سعید نے مضمون پیش کیا جب کہ عزیزہ صباح بٹ نے ''ساؤتھ آسٹریلیا اور وہاں کی جماعت'' کے بارہ میں اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔

عزیزہ سارہ چوہدری نے ''جماعت Bundaberg کی تاریخ'' بیان کی اور عزیزہ ہدیٰ اعجاز اور عزیزہ نازش Bughio نے Victoria اور یہاں کی جماعت کے بارہ میں اپنا مضمون پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔کلاس کا پروگرام دوپہر بارہ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

اس کلاس کے اختتام پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور نے تمام شعبوں کا باری باری جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

معتمد صاحب نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ کی آٹھ مجالس ہیں۔فرمایا آٹھ مجالس کے ساتھ کام کرنے اور رابطہ وغیرہ کرنے میں دقت تو نہیں ہے۔کیا آپ کا سب سے رابطہ صحیح ہے۔حضور انور کے دریافت کرنے پر معتمد صاحب نے بتایا کہ سات مجالس باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجواتی ہیں۔صرف ایک مجلس باقاعدہ نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اس مجلس کو بھی ریگولر کریں۔اور اپنی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے مرکز کو بھی بھجوایا کریں۔

مہتمم تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''رسالہ الوصیت'' خدام کے مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ سال میں خدام کے دو امتحان کیوں نہیں لیتے۔آپ خدام سے دو امتحان لیں اور مزید کتب مطالعہ کے لئے رکھیں۔اور اس کے علاوہ آپ کا جو نصاب ہے جو قرآن کریم کی دعائیں وغیرہ ہیں ان کو یاد کروانی ہیں وہ کروائیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خلافت جوبلی منصوبہ کے تعلق میں جو دعائیں ہیں وہ بھی سب کو یاد کروائیں۔فرمایا ان کو اچھے طریق سے خوبصورت کارڈ کی شکل میں تیار کر لیتے اور گھروں میں دیتے۔فرمایا یہ دعائیں بھی تمام خدام کو روزانہ پڑھنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو آپ کے نصاب کا حصہ ہیں اس کے علاوہ اپنے ریگولر نصاب کے لئے کتب مرکز سے منگوائیں اور خدام کو پڑھنے کے لئے دیں۔

مہتمم تجنید سے حضور انور نے خدام کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دی کہ اپنی مجالس کو کہیں کہ اچھی طرح جائزہ لے لیں کوئی خادم رہ نہ گیا ہو۔حضور انور کو بتایا گیا کہ صرف چھ خدام ایسے ہیں جو رابطہ نہیں کرتے اور جماعتی پروگراموں میں بھی شامل نہیں ہوتے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ ان کو کہیں کہ ہم اجازت دیتے ہیں تم چندہ نہ دو لیکن تربیتی پروگراموں میں تو شامل ہو۔حضور انور نے فرمایا جب شامل ہوں گے، نمازیں پڑھیں گے تو چندہ دینے کی عادت بھی پڑ جائے گی۔

نائب صدر صاحب نے بتایا کہ صدر مجلس جو کام ان کے سپرد کرتے ہیں وہ اس کو انجام دیتے ہیں۔مہتمم تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ خدام کی مجموعی تعداد میں سے کتنے پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں اور کتنے ہیں جو باجماعت پڑھتے ہیں۔حضور انور نے دریافت فرمایا کیا ہر مجلس میں مرکز کے علاوہ بھی نماز سنٹر ہے۔حضور انور نے ہدایت فرمائی جو خدام کمزور ہیں اور نمازوں پر نہیں آتے ان کمزوروں کو ساتھ لانے کے لئے مضبوط خدام ان کے ساتھ لگائیں۔ایسے خدام ہوں جو ان کو نمازی بنانے والے ہوں۔ایسے نہ ہوں کہ خود بھی ان کے ساتھ مل کر بے نمازی ہو جائیں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ایسے ہیں جو MTA پر خطبہ سنتے ہیں۔حضور انور نے جائزہ لینے کے بعد فرمایا جو خطبہ نہیں سنتے ان کے لئے پلان بنائیں۔پھر حضور انور نے دریافت فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے خدام کی تعداد کیا ہے۔جو تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ نہیں ہیں، ریگولر نہیں ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔جو مہینہ میں پندرہ دن میں تلاوت کرنے والے ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو تلاوت نہیں کرتے وہ پندرہ دن تو کرنے والے ہوں۔جب مہینہ میں پندرہ دن میں تلاوت کریں گے تو ان کو مستقل عادت پڑ جائے گی۔

حضور انور نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ

آپ کا تربیتی پلان کیا ہے بتایا گیا کہ دو تربیتی کلاسز اس سال منعقد ہورہی ہیں اور یہ کوشش کررہے ہیں کہ خدام وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔حضور انور نے اب تک کی صورتحال کا جائزہ بھی لیا اور فرمایا ابھی بہت کام ہونے والا ہے۔

حضور انور نے خدام کی مرکزی مجلس عاملہ میں سے بھی نماز باجماعت ادا کرنے والوں کا جائزہ لیا اور فرمایا جو عاملہ کا ممبر کم ازکم ایک نماز باجماعت نہیں پڑھتا وہ دوسروں کو کیا کہے گا۔حضور انور نے عاملہ کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ روزانہ تلاوت کرنے والے کتنے ہیں۔حضور انور نے فرمایا روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔حضور انور نے فرمایا جو خدام دور ہٹے ہوئے ہیں ان کو ان کے دوستوں کے ذریعہ قریب لانے کی کوشش کریں۔

مہتمم اشاعت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا خدام الاحمدیہ کا کوئی علیحدہ رسالہ ہے۔فرمایا اپنا نیوز بلٹن نکالیں جس میں خدام کا پروگرام ہو،اعلانات ہوں، تعلیم وتربیت کے پروگرام ہوں۔تربیتی کلاسز کے پروگرام ہوں۔خواہ دوورقہ ہی ہو آپ کا اپنا بلٹن ہونا چاہئے۔شائع کریں اور سب خدام کے گھروں میں بھجوائیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا اپنی عاملہ بنائی ہوئی ہے۔اطفال کی تربیت کے لئے کیا پروگرام بنائے ہیں۔مہتمم اطفال نے بتایا کہ بعض مجالس میں اتوار کو اطفال کی کلاسز ہوتی ہیں اور بعض مجالس میں جمعہ کے دن ہوتی ہیں۔باقاعدہ سیلیبس بنایا گیا ہے۔نماز سادہ اور باترجمہ سکھائی جاتی ہے۔حدیثیں اور قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اسلام کی تاریخ وغیرہ سکھانے کا بھی پروگرام ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ مجالس سے رپورٹ لیتے رہا کریں۔حضور انور نے اطفال کے بجٹ اور فی کس چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا۔کلاسز میں اطفال کی حاضری کا بھی جائزہ لیا۔اور Active مجالس کو علم انعامی اور شیلڈ وغیرہ دینے کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

مہتمم تحریک جدید سے حضور انور نے چندہ تحریک جدید میں شامل خدام کی تعداد دریافت فرمائی اور خدام کی طرف سے تحریک جدید کے وعدہ کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔حضور انور نے فرمایا کوشش کریں کہ باقی خدام بھی چندہ میں شامل ہوں۔ہرایک اپنے اپنے حالات کے مطابق دے۔کوئی کم یا کوئی زیادہ۔حضور انور نے فرمایا آپ دیکھ لیا کریں کہ حالات کے مطابق دے رہا ہے۔پیار سے سمجھا دیا کریں۔

مہتمم امور عامہ سے حضور انور نے فرمایا جو خدام فارغ ہو کر بیٹھے رہتے ہیں ان کے لئے کوئی کام وغیرہ دیکھیں۔کہاں کہاں یہ کام کرسکتے ہیں۔بعض لوگ پڑھ لکھ کر ایسی جاب کررہے ہیں جو ان کے تعلیمی معیار اور قابلیت سے ہٹ کر ہوتی ہے۔ایسے لوگوں کے لئے ان کی تعلیم کے مطابق Job دیکھیں۔اگر آپ کے پاس سب انفارمیشن

MOT

Cars: £38 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

ہوں تو آپ ان کو گائیڈ کرسکتے ہیں۔

حضور انور نے ان خدام کے ریذیڈنشل سٹیٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا جن کے پاس اس وقت Job نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا جن کا ابھی ریذیڈنشل سٹیٹس نہیں ہے وہ حکومت کے اداروں اور بعض دوسرے اداروں میں بھی لیگل طریق سے کام نہیں کرسکتے۔

مہتمم عمومی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جمعہ کے دن ہرجگہ اور ہرسنٹر میں خدام کی ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

مہتمم صحت جسمانی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کھیلوں کے کیا پروگرام ہیں۔جس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ مسجد کے احاطہ میں گراؤنڈز تیار کی گئی ہیں۔فٹ بال، کرکٹ اور والی بال وغیر کھیلتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہئیں کہ دوسری مجالس کے سنٹرز میں کتنے خدام کھیلنے کے لئے آتے ہیں۔اور کتنے خدام کلب میں جاکر کھیلتے ہیں۔

مہتمم مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ مجلس کے بجٹ اور چندہ دینے والے خدام کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے فیصد ہیں جو کمانے والے ہیں۔جو Job نہیں کرتے ان کو بھی حکومت کی طرف سے بینیفٹس ملتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا جن خدام کے پاس ملازمت وغیرہ نہیں ہے اور ان کو کہیں سے کوئی رقم وغیرہ بھی نہیں ملتی ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالیں کہ وہ بھاگ جائیں۔

مہتمم مال نے بتایا کہ سوائے چھ سات خدام کے باقی سب چندہ دینے والے ہیں۔حضور انور نے فرمایا آپ لوگ ٹیکس بچاتے ہیں۔ٹیکس نہ بچائیں تو زیادہ برکت پڑ جائے گی۔گورنمنٹ آپ کو اتنا دے رہی ہے تو جو گورنمنٹ کا حق ہے وہ آپ کو دینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا ایک طالب علم پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔جو کمانے والا ہے اس سے لیں۔اگر وہ کسی وجہ سے زیادہ نہیں دینا چاہتا تو اس پر بوجھ نہ ڈالیں۔جتنا بھی خوشی سے دیتا ہے اُس سے لے لیں۔لیکن یہ بتائیں کہ آمد کے بارہ میں غلط بیانی سے کام نہ لیں۔

محاسب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسابات چیک کرنے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔مہتمم وقار عمل نے بتایا کہ مسجد کے احاطہ میں،اردگرد وقار عمل کئے جاتے ہیں اور جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے بھی بہت سا کام وقار عمل کے ذریعہ کیا گیا۔

مہتمم خدمت خلق سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا بلڈ ڈونیشن کی ٹیم بنائی ہوئی ہے۔جس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ اس سال 80 خدام نے خون کا عطیہ دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا گورنمنٹ میں ''احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن'' کے نام سے رجسٹر کروائیں۔اور پھر اس کے تحت خدام خون کے عطیات دیں۔اس سے فائدہ ہوتا ہے۔غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں اور مسلمانوں کے بارہ میں تاثر اچھا ہوتا ہے کہ یہ بھی خدمت کرنے والے ہیں۔جب آپ رجسٹرڈ ہوں گے اور ریگولر ڈونر ہوں گے تو آپ کو ضرورت پڑنے پر وہ بلا لیا کریں گے۔آپ کے خون دینے والے خدام کی فہرست ان کے پاس ہونی چاہئے۔یہ سب رجسٹرڈ ہوں۔جب ان کو ضرورت پڑے آپ کو بلالیں۔

حضور انور نے فرمایا ہسپتال کے بھی بلڈ بنک ہوتے ہیں اور بعض چیرٹی آرگنائزیشن کے بھی بلڈ بنک ہوتے ہیں۔انفارمیشن لے لیں اور اپنے آپ کو رجسٹرڈ کروائیں۔

میراتھن واک (Marathon Walk) کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا آپ جس علاقہ میں میراتھن واک کریں وہاں کی چیریٹیز کو زیادہ رقم دے دیا کریں اور رقوم کے چیک باقاعدہ ایک تقریب کا انتظام کرکے دیئے جائیں جس میں پریس وغیرہ کے نمائندے بھی شامل ہوں۔

حضور انور نے فرمایا پھر جو خدام اپنی آنکھوں کا عطیہ دے سکتے ہیں ان کو دینا چاہئے۔اس طرح مرنے کے بعد یہ آنکھیں کسی دوسرے کے کام آسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا خدام کو اولڈ پیپلز ہاؤس (Old Peoples House) جانا چاہئے۔وہاں جاتے ہوئے پھول،پھل وغیرہ ساتھ لیجایا کریں اور ان کو مسجد بھی لے آیا کریں اس طرح رابطہ اور تعلق بڑھے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہسپتالوں میں بھی جاکر مریضوں کا حال پوچھ لیا کریں بعض غریب اور ضرورتمند ہوتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا اس سے رابطہ اور تعلق پیدا ہوتا ہے اور تبلیغ کے مواقع بھی ملتے ہیں۔اسلام کے بارہ میں جو غلط تاثر پیدا ہوتا ہے وہ زائل ہوجاتا ہے۔

مہتمم تبلیغ سے حضور انور نے ان کے پروگراموں اور گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں کی رپورٹ طلب فرمائی۔حضور انور نے فرمایا یہاں مختلف ممالک سے آکر لوگ آباد ہیں،عرب ممالک سے،انڈونیشیا سے اور فار ایسٹ سے آئے ہوئے ہیں ان لوگوں میں نفوذ کریں،رابطے کریں۔ان کے بعض اپنے علاقے ہوں گے۔اپنی آبادیاں ہوں گی وہاں جائیں اور رابطے کریں اور پیغام پہنچائیں۔چھوٹے علاقوں میں لوگ زیادہ سُن لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنا لٹریچر تقسیم کرنے کا اور شہروں میں بک سٹال لگانے کا روایتی طریقہ بے شک رکھیں لیکن آپ کی تبلیغی ٹیمیں بنی چاہئیں جو شہروں سے باہر مختلف آبادیوں اور چھوٹی جگہوں پر جائیں اور رابطے کریں اور پیغام پہنچائیں۔حضور انور نے فرمایا چھ لوگ ایک جگہ پر جانے کی بجائے دو جگہوں پر چلے جائیں تین تین خدام پر مشتمل ٹیم چلی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مختلف زبانوں میں اپنی ضرورت کے مطابق لٹریچر منگوایا جاسکتا ہے۔حضور انور نے فرمایا اگر آپ جماعت کی کتب لائبریریوں میں رکھوائیں تو اس سے تعارف تو ہو جائے گا لیکن بیعتیں نہیں ملیں گی۔بیعتیں یا تو شادیوں کے ذریعہ ہوتی ہیں یا رابطوں کے ذریعہ،لیکن شادیوں والی بیعتیں رہا نہیں کرتیں۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ میں پردے کی جو کمی ہے اس میں خدام کا، ان کے خاوندوں کا بھی حصہ ہوتا ہے۔وہ اس معاشرہ میں شرما رہے ہوتے ہیں کہ پردہ کے ساتھ بیوی کو باہر لے کر جائیں تو لوگ ہم کو کس طرح دیکھیں گے۔کئی بچیاں یہ الزام دیتی ہیں کہ ہمارے خاوندوں نے ہم سے پردہ چھڑوایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خاوند اور معاملہ میں تو بیویوں پر سختی کرتے ہیں پردہ کے معاملہ میں کیوں نہیں کرتے۔غیر ضروری چیزوں پر سختی کی بجائے ان احکام کی پابندی کروائیں جن کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے۔یہ نہیں کہ مسجد میں اور پردہ ہو اور بازار میں اور پردہ ہو۔حضور انور نے فرمایا خدام اگر ٹھیک ہو جائیں تو لجنہ کی تربیت میں فرق پڑ جائے گا۔پس اس کو اپنی تربیت کے پروگرام میں رکھیں۔

تبلیغ کے بارہ میں ہدایات دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ آپ جہاں بھی رابطے کرتے ہیں وہاں پھر ریگولر رابطہ ہونا چاہئے۔وہاں باقاعدہ جاتے رہنا چاہئے۔جو احمدی ہوتے ہیں ان کو اپنے نظام میں شامل کریں۔

ایک تربیتی معاملہ کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو پاکستانی احمدی ہیں ان کو یہ عادت ہوتی ہے کہ خود آپس میں بیٹھ کر بولتے رہیں گے۔غیر مقامی آدمیوں کو اپنے ساتھ شامل نہیں کرتے۔اس کو بھی اب اپنی تربیت کا حصہ بنائیں۔ایسی جگہ جہاں زبان دوسرے کو نہ آتی ہو وہی زبان استعمال کرنی ہے جو Common ہو۔یہ تربیت کے لئے ضروری ہے۔نومبائعین کو احمدیت پر قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔حضور انور نے فرمایا نومبائعین سے ریگولر رابطہ ہونا چاہئے۔ہر ہفتہ نہیں تو دو تین ہفتہ بعد ضرور ہونا چاہئے پھر ہی فائدہ ہوتا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر ایک بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ممبر پارلیمنٹ کے ساتھ میٹنگ

ایک ممبر پارلیمنٹ Mrs.Louise Markus اپنے خاوند اور دو بچوں کے ساتھ حضور انور کی ملاقات کے لئے آئی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ پر ان کو شرف ملاقات بخشا۔یہ ملاقات قریباً 40 منٹ تک جاری رہی۔حضور انور نے بچوں کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کس کس کلاس میں پڑھتے ہیں۔ان کے خاوند کا تعلق پاپوا نیوگنی سے ہے۔حضور انور نے ان سے پاپوا نیوگنی اور وہاں کے حالات وغیرہ کے بارہ میں مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی۔

ایک بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الھدیٰ تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادئیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں آٹھ بچے اور نو بچیاں شامل ہوئیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چار بجکر 50 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور نے مجلس عاملہ کے تمام سیکرٹریان سے باری باری ان کے شعبوں کے کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے پروگراموں اور منصوبہ بندی کے بارہ میں راہنمائی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری صاحب سے جماعتوں کی تعداد اور جماعت کے ممبران کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ پر جو احباب نہیں آسکے ان کا پتہ کریں۔شعبہ رجسٹریشن کے کمپیوٹر میں سارا ریکارڈ مکمل ہے ان سے پتہ کریں اور جو نہیں آسکے ان کا پتہ کریں کوئی بیمار تھے یا اور مسائل تھے یا کوئی تربیتی مسئلہ تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بعض دفعہ کسی کا بچہ بیمار ہو جاتا ہے یا

کوئی حالات ایسے ہوجاتے ہیں کہ آنے کا پروگرام ختم کرنا پڑتا ہے۔آپ کواس کا پتہ ہونا چاہئے۔

جماعتوں سے رپورٹ بھیجنے کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کرنے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تمام جماعتیں اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔جو جماعتیں تاخیر سے بھجواتی ہیں ان کو یاددہانی کروائی جاتی ہے۔

سیکرٹری صاحب وقف نو سے حضورانور نے دریافت فرمایا کیا آپ نے 15 سال کی عمر کو پہنچنے والے بچوں کا جائزہ لے لیا ہے۔اس پر سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ سوائے ایک کے باقی سب تیار ہیں۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو تیار نہیں اس پر زور نہیں دینا۔والدین کو بھی سمجھادیں کہ اس پرزور نہیں دینا۔

سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ چھ سات بچے مبلغ بننے کے لئے تیار ہیں۔جب کہ چار پانچ بچوں نے ڈاکٹر بننے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔آٹھ کی تعداد ایسی ہے جو اکاؤنٹنگ کے شعبہ کی طرف جانا چاہتی ہے۔

لڑکیوں میں سے ایک LAW کی طرف جانا چاہتی ہے۔دوڈاکٹر بنناچاہتی ہیں اور ایک Child Care کے شعبہ میں جانا چاہتی ہے اور باقی ٹیچنگ لائن اختیار کرنا چاہتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ زبانیں سیکھنے کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ہمیں مترجمین کی ضرورت ہے۔فرمایا اس علاقے کی زبانوں میں مہارت چاہئے۔اس علاقے کی زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اردو زبان سیکھنے کی طرف بھی توجہ دلائیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اردو میں ہیں ان کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہونا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا زبانوں کا جائزہ لیں یہاں یونیورسٹیز میں کون کون سی زبانیں کس معیار تک سکھائی جاتی ہیں۔حضورانور نے فرمایا انگریزی زبان کے ماہر بھی ہونے چاہئیں۔

دو نائب امراء سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔سیکرٹری صاحب مال سے حضورانور نے تفصیل کے ساتھ جماعت کے چندہ عام اور چندہ وصیت کے بجٹ کا جائزہ لیا۔چندہ دہندگان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔فی کس اوسط آمدنی کا جائزہ لیا اور فی کس چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا۔حضور انور نے انفرادی آمد کے حساب سے بھی چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تربیت اور مال کا شعبہ لوگوں کے ذہن میں ڈالے کہ چندہ Tax نہیں ہے۔ایک بنیادی حکم ہے اور عبادت کے زمرے میں آتا ہے۔نمازوں کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر ہے اور مالی قربانی میں یہ لکھا ہوا ہے کہ قربانی تب ہوگی جب تکلیف سے ہوگی ورنہ اس کو قربانی کا نام نہ دیں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

حضور انور نے فرمایا بعض ایسے کیسز ہیں جن کے خاص حالات ہیں، بچے بڑے ہورہے ہیں۔یہ لوگ پیچھے فیملیاں سنبھالے ہوئے ہیں تو ان کے ایسے حالات میں جماعت مجبور نہیں کرتی، ان کے پیچھے نہیں پڑتی۔ایسے لوگوں کو چاہئے کہ شرح سے کم چندہ دینے کی باقاعدہ لکھ کر اجازت حاصل کرلیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ وصیت سے وصیت کے حساب کا تفصیلی جائزہ لیا۔موصیان کی تعداد کا جائزہ لیا اور فی کس چندہ کی ادائیگی کا بھی جائزہ لیا۔

حضورانور نے جماعت کے چندوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد فرمایا ابھی آپ کے چندوں میں بہت گنجائش ہے۔اس کو اپنی آخری حد نہ سمجھ لیا کریں۔گنجائش بڑھتی ہے اور ہر سال بڑھتی ہے۔ٹیکسی چلانے والے اول تو Tax بچا لیتے ہیں۔کم آمد ظاہر کرتے ہیں اور چندے بھی کم دیتے ہیں۔اول تو Tax بچانا غلط ہے۔ایک احمدی کو اپنے معاملات میں صاف ہونا چاہئے۔جب حکومت سے فائدے اٹھا رہے ہیں تو اس کے قانون پر چلنا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا: یہ بات دماغ میں ہونی چاہئے کہ چندہ ہم نے خدا کی خاطر دینا ہے۔ایڈیشنل سیکرٹری مال سے حضورانور نے ان کے فرائض کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

سیکرٹری اشاعت سے حضور انور نے ماہانہ رسالہ کا جائزہ لیا۔حضور انور کو بتایا گیا کہ رسالہ الھدیٰ نکالتے ہیں۔اس کے علاوہ لائبریری مکمل کی گئی ہے۔اڑھائی ہزار سے زائد کتب لائبریری میں ہیں۔حضور انور نے دریافت فرمایا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سیٹ اور تفسیر کبیر کا سیٹ اور تفسیر صغیر موجود ہے۔سیکرٹری اشاعت نے بتایا یہ تمام کتب موجود ہیں۔نیز جہاں ہمارے مبلغین متعین ہیں وہاں بھی لائبریری بنادی گئی ہے۔

حضور انور نے کتاب Revelation ...Rationality کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنی باقی پڑی ہوئی ہے۔حضورانور نے ہدایت فرمائی اس کو کم قیمت پر نکال دیں، تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کریں یا فروخت کرکے نکال دیں۔

نیشنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ باقاعدہ آڈٹ کرکے اپنی رپورٹ مرکز کو ارسال کرتے ہیں۔انٹرنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سارا حساب، اخراجات چیک کرتے ہیں اور بنک سے بھی چیک کرتے ہیں۔

سیکرٹری وصیت سے حضورانور نے موصیان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضورانور نے فرمایا جو باقاعدہ کمانے والے ہیں ان کے پچاس فیصد کو آپ نے وصیت کے نظام میں شامل کرنا ہے۔اس ٹارگٹ کو مدّنظر رکھیں۔

حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سیکرٹری وصایا کو جذباتی نہیں ہونا چاہئے۔تسلّی دینے والا ہونا چاہئے۔مرکز میں وصیت کا پراسز ہوتا ہے اس میں کچھ وقت لگتا ہے اس لئے احباب کو تسلّی دیا کریں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار اللہ سے زیادہ سے زیادہ ٹیچر تیار کریں۔سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تمام جماعتوں میں کلاسز جاری ہیں صرف میلبورن میں نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا میلبورن میں بھی شروع کریں۔

سیکرٹری صاحب صنعت وتجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ جائزہ لیں اور انفارمیشن اکٹھی کریں کہ حکومت کے پاس کوئی ایسی پالیسی ہے کہ ان کو فارمنگ کے لئے ضرورت ہو۔اس کا بھی جائزہ لیں کہ پاکستان سے لوگوں کو کس طرح لایا جاسکتا ہے۔حضور انور نے فرمایا پوری انفارمیشن لے کر مجھے بتائیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے طلبا کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا یونیورسٹی میں جانے والے کتنے ہیں۔اسکا ریکارڈ رکھیں۔حضور انور نے فرمایا واقفین نو کو پڑھانے کی طرف توجہ زیادہ دیں۔یونیورسٹی، کالج اور سکول میں جانے والے طلبا کا آپ کے پاس مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے۔

سیکرٹری وقف جدید سے حضور انور نے وعدہ جات کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دی کہ خدام الاحمدیہ کو اس سال کے لئے علیحدہ ٹارگٹ دیں۔

سیکرٹری امور عامہ سے حضورانور نے دریافت فرمایا آپ نے کتنے لوگوں کو Job تلاش کرکے دی ہے۔حضور انور نے فرمایا جو طلبا پڑھائی چھوڑ دیتے ہیں ان کا جائزہ لینا کہ وہ بیکار نہ رہیں اور کوئی نہ کوئی کام کریں یہ بھی امور عامہ کا کام ہے۔حضور انور نے سیکرٹری امور عامہ سے جماعتی جھگڑوں اور ان کو حل کرنے کے بارہ میں بھی رپورٹ طلب فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری زراعت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک میلبورن کی 20 ایکڑ زمین فروخت نہیں ہوتی وہاں فارمنگ کریں۔سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے حضور انور نے تحریک جدید کے وعدہ جات اور شامل ہونے والوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا سال بھر کا تربیتی پروگرام کیا ہے۔حضورانور نے فرمایا جو لوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کی کیا تربیت کر رہے ہیں۔ان کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔ان سے رابطوں کے بارہ میں کیا کیا ہے۔حضورانور نے فرمایا ایک رابطہ ہے عہدیدار کی حیثیت سے اور ایک رابطہ ہے بھائی، دوست اور ہمدرد کی حیثیت سے۔ضروری نہیں کہ مربی یا امیر یا سیکرٹری تربیت ایسے لوگوں سے رابطہ کرنے خود جائے آپ یہ دیکھیں کہ ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے اور رابطہ کے لئے کس کو استعمال کرسکتے ہیں۔

حضورانور نے سیکرٹری صاحب تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ پردہ صرف لجنہ کا کام نہیں ہے۔مردوں کا بھی کام ہے۔یہاں آکر بعض عورتوں نے پردہ کم کردیا ہے۔ایسے لباس میں آگئی ہیں جو مناسب نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا اس میں قصور مردوں کا ہے۔مردوں نے کھلی اجازت دے دی ہے اور خود کمپلیکس کا شکار ہوئے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا ایسے کیسز میں مردوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔حضورانور نے فرمایا ملاقاتوں میں میں نے جائزہ لیا ہے اکثر نے یہی جواب دیا ہے کہ مردوں کو ہمارے ساتھ بازار میں پھرتے ہوئے شرم آتی ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ پردہ ترقی کی طرف جانا چاہئے بجائے اس کے کہ نیچے کی طرف جائے۔

حضورانور نے فرمایا کہ ہر ایک میں یہ احساس ہونا چاہئے کہ آپ اس کے ہمدرد ہیں فرمایا معاشرہ میں انحطاط نہیں ہونا چاہئے۔ایک ٹھہراؤ آکر قدم اوپر کی طرف آنا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا۔انسان کا رجحان ننگ ڈھانپنے کی طرف ہے۔لباس شریفانہ ہونا چاہئے۔حضورانور نے فرمایا جو پاکستان سے آئی ہیں اور برقعہ پہنتے ہوئے آئی ہیں وہ برقعہ اتاریں تو ان کو سمجھانا چاہئے کہ اپنے برقعہ کا پردہ ختم نہ کریں۔نرمی سے سمجھائیں اور نظر رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا جو نمازوں پر نہیں آتے ان کو مسجد لانا بھی ضروری ہے۔حضورانور نے فرمایا ہر چھٹا خطبہ تربیت کے اوپر ہونا چاہئے اور ہر چوتھا خطبہ مالی قربانی پر ہو اور عبادات پر ہو۔

سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ سے حضور انور نے ان کے کام کی رپورٹ طلب فرمائی۔

سیکرٹری ضیافت سے حضور انور نے فرمایا کہ افسر جلسہ سالانہ بھی آپ ہیں۔سیکرٹری سمعی بصری سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے MTA کے لئے کیا پروگرام بنائے ہیں۔فرمایا اتنا بڑا وسیع ملک ہے یہاں بہت سے ڈاکومنٹری پروگرام بنائے جاسکتے ہیں۔یہاں کے ٹریڈیشنل پروگرام بنائے جاسکتے ہیں۔

حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں جو کیبل چینل ہے ان سے MTA دکھانے کی بات کی جاسکتی ہے۔اس بارہ میں بھی جائزہ لیں۔

سیکرٹری صاحب جائیداد کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آسٹریلیا کی جائیدادوں کے علاوہ Solomon Islands کے مشن ہاؤس کا بھی ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہئے اور وہاں جماعت کی ملکیت کے جو کاغذات ہیں اس کی کاپی بھی آپ کے پاس ہونی چاہئے۔

سیکرٹری صاحب تبلیغ کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مختلف قوموں کی جو پاکٹس ہیں وہاں تبلیغ کے لئے کام کریں۔عرب ہیں اور دوسری قومیں ہیں ان میں تبلیغ کی پلاننگ کریں۔

حضورانور کو بتایا گیا کہ مختلف اقوام میں تبلیغ کے لئے چودہ ڈیسک بنائے گئے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا ڈیسک تو بن گئے ہیں اب باہر بھی نکلیں اور کام کریں۔حضورانور نے فرمایا عرب لوگ جہاں مل کر رہتے ہیں وہاں آپ تبلیغ کا پروگرام بناسکتے ہیں۔ان لوگوں کو MTA کے عربی پروگراموں کے بارہ میں بتائیں۔سٹال لگائیں، کتب فروخت کریں اور ذاتی رابطے بڑھائیں۔ایسے لوگوں کو تلاش کریں چھوٹی جگہوں پر جائیں، چھوٹی آبادیوں میں جائیں اور پھر وہاں مستقل رابطے رکھیں، ٹیموں کے سپرد یہ کام کریں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کیا امسال جو بیعتیں ہوئی ہیں کیا ان سے مستقل رابطہ ہے۔جماعتوں سے رپورٹ لیں کیا ہفتہ وار ان سے رابطہ ہے۔آپ کی بیعتوں کی تعداد بہت کم ہے اس لئے ہر ایک سے مستقل انفرادی و جماعتی رابطہ کوئی مشکل نہیں۔حضورانور نے فرمایا آپ کے سسٹم میں گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں کا مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے۔اگر یہ لوگ کسی دوسری جگہ منتقل ہوئے ہوں تو اس کا بھی مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین بھی بنائیں۔سیکرٹری امور خارجہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضورانور نے فرمایا کہ ہر جگہ جہاں جماعت قائم ہے وہاں ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکاری لوگوں سے رابطہ اچھا ہے اس کو مزید بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں ہر لیول تک اوپر تک اپروچ ہونی چاہئے۔فرمایا جس جگہ کے سیکرٹری امور خارجہ Active نہیں ہیں وہاں کے سیکرٹری خارجہ کو Active کریں۔تعلقات کی وجہ سے فرق پڑتا ہے۔ان سے ذاتی تعلقات ہونے چاہئیں۔کرسمس وغیرہ اور ان کے دوسرے موقعوں پر ان کو تحائف وغیرہ دیا کریں اور باقاعدہ پلان بنا

کرا اپنے روابط قائم کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ آسٹریلیا کی یہ میٹنگ ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔میٹنگ کے اختتام پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس میٹنگ کے بعد ساڑھے چھ بجے فیملیز وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں ۔آج آسٹریلیا کی دو جماعتوں Melbourne اور Sydney کے علاوہ جرمنی اور پاپوانیوگنی سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔اس طرح آج مجموعی طور پر 24 فیملیز کے 70 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی ۔ملاقاتوں کے بعد سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ''بیت الھدیٰ'' میں مغرب و عشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر کے لئے مسجد کے احاطہ میں پیدل سیر کی۔

تقریب عشائیہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کے ناظمین، منتظمین اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک تقریب عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس عشائیہ میں شرکت فرمائی ۔اس موقع پر تمام ناظمین، منتظمین اور جلسہ کے کارکنان نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مختلف گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی ۔تصاویر کا یہ پروگرام قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اپنے خدام میں گھل مل گئے اور گفتگو فرماتے رہے اور ساتھ ساتھ مختلف گروپس باری باری آتے رہے اور تصاویر بنتی رہیں۔

یہاں سے فارغ ہو کر ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

طلباء جامعہ احمدیہ UK کی دوسری اردو کلاس

پیارے آقا کے ساتھ

(رپورٹ: عبدالسلام ظافر)

جامعہ احمدیہ یوکے کی دوسری اُردو کلاس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ 6/فروری 2006ء کو مسجد فضل لندن میں منعقد ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت کلاس کے اختتام پر بچوں کو مژدۂ جانفزا عطا فرمایا کہ جامعہ یوکے کی اگلی کلاس جامعہ کیمپس میں منعقد ہوگی۔ بچے اور سٹاف سبھی بہت خوش تھے۔اور اسی دن سے اس مبارک دن کا بڑی بے تابی سے انتظار تھا۔

مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب انچارج اردو کلاس نے اطلاع دی کہ اس کلاس کا انعقاد 26/مارچ کو ہوگا۔

چنانچہ 26/مارچ کو ایک بج کر پندرہ منٹ پر پیارے آقا تشریف لے آئے ۔مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے،عبدالسلام ظافر صاحب (قائم مقام پرنسپل)،مکرم سید منصور شاہ صاحب نائب امیر یوکے،مکرم بشیر احمد اختر صاحب جنرل سیکرٹری اور جملہ سٹاف ممبران جامعہ نے حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے ازراہ شفقت سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ کی اضافی بلڈنگ کی سائٹ کا معائنہ فرمایا اور چند امور کے متعلق دریافت فرمایا۔مکرم امیر صاحب نے وضاحت کی۔

اس کے بعد حضور انور نے Language Lab کا معائنہ فرمایا۔مکرم عبادہ بربوش صاحب استاذ العربی نے عربی اسباق کی تدریس کی باقاعدہ کمپیوٹر کی مدد سے Presentation دی۔ حضور پرنور نے مسرت اوراطمینان کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے لائبریری کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور جامعہ ہال میں تشریف لائے جہاں طلباء پیارے آقا کا بیتابی سے انتظار کررہے تھے۔

حضور انور نے ایک بج کر تیس منٹ پر باقاعدہ اردو کلاس کا آغاز فرمایا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد بچوں نے اپنے اپنے مفوضہ پروگرام پیش کئے جس میں اقتباسات کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے عربی اردو اور فارسی منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے پیش کیا۔

حضور انور نے بچوں سے کچھ سوالات دریافت فرمائے اوران کی رہنمائی فرماتے ہوئے انہیں زرّیں نصائح سے نوازا۔

یہ کلاس پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد ظہر کی نماز ادا کی گئی ۔نماز ظہر کے بعد حضور انور نے ہماری درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے جامعہ کے ڈائننگ ہال میں ظہرانہ تناول فرمایا۔طلباء وسٹاف کو پیار آقا کے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔کھانے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور نے ہوسٹل کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور کمال شفقت سے ہر طالبعلم کے کمرے میں تشریف لے گئے ۔بیشتر طلباء نے اپنے اپنے کمرں میں چھوٹی چھوٹی لائبریریاں سیٹ کر رکھی تھیں۔اس پر حضور انور نے بہت ہی مسرّت کا اظہار فرمایا۔

یہ مبارک دن جامعہ احمدیہ یوکے کی تاریخ میں ایک عظیم یادگار دن تھا۔طلباء وسٹاف پیارے آقا کو اپنے درمیان پا کر نہایت ہی خوش وخرم اور بجا طور پر نازاں تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پونے چار بجے جامعہ سے روانہ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو ہر آن صحت و سلامتی کے ساتھ اپنی حفظ وامان میں رکھے اور قدم قدم پر تائید ونصرت سے نوازتا چلا جائے۔آمین یا ارحم الراحمین۔

❀❀❀❀❀

گھانا کے شمالی صوبہ کے احمدی مسلم طلباء کا

دوسرا صوبائی کنونشن

(رپورٹ: مظفر احمد درانی ۔مبلغ سلسلہ گھانا)

گھانا کے شمالی صوبہ کے احمدی مسلم طلباء کی ایسوسی ایشن کو گزشتہ سال ٹمالے (Tamale) میں اپنا پہلا کنونشن منعقد کرنے کا موقع ملا اور یہ پہلا تجربہ بہت کامیاب رہا۔

امسال احمدی مسلم طلباء شمالی صوبہ کو دوسرا سالانہ کنونشن 18/فروری 2006ء کو تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول سالاگا (Salaga) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔طلباء کی ایسوسی ایشن کے صوبائی صدر مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ انتظامات کے لئے بہت پہلے سے کارروائی شروع کر دی تھی۔یاد رہے کہ یہ وہی سکول ہے جہاں 1977ء تا 1979ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہیڈ ماسٹر ہوا کرتے تھے۔

کنونشن کا پہلا اجلاس مورخہ 18/فروری 2006ء کی صبح کو مکرم A.J.Ziblim لیکچرر پولی ٹیکنیکل کالج ٹمالے وصوبائی ناظم انصاراللہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ابراہیم حنیف صاحب نے کی جن کا تعلق University of Development Studies کے ساتھ ہے۔پھر AMSAG کے صوبائی صدر نے مہمان خصوصی کا تعارف کرواتے ہوئے سب کو خوش آمدید کہا۔

نرسنگ ٹریننگ سکول کے طلباء کی نظم کے بعد تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول سالاگا کے ہیڈ ماسٹر مکرم یعقوب ابوبکر صاحب نے خطاب کیا۔آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''مغربی معاشرہ کے زیر اثر بے حیائی کے خلاف جہاد''۔ (A Fight against Promiscuity, the Influence of the Western Culture)۔آپ نے بہت کھل کر اپنے عنوان کا حق ادا کیا۔

دوسری تقریر مکرم ایم ایس آدم صاحب صوبائی صدر جماعت نے فرمائی۔ آپ نے طلباء کو نصائح کرتے ہوئے حصول علم کی طرف توجہ دلائی اور صاف ستھرا ماحول قائم رکھنے کی تلقین کی۔آپ نے اپنی تقریر کے دوران طلباء کو ایک سوال بھی دیا کہ 9999 (9 کے چار ہندسوں) کو اس طرح جمع تفریق و تقسیم وغیرہ کریں کہ جواب 100 آئے۔پھر آپ نے تقریر کے آخر پر خود ہی سوال کو یوں حل کیا کہ 9÷9=1۔ اب اس 1 کو باقی 99 میں جمع کریں تو جواب 100 آئے گا۔

اگلی تقریر میں مہمان خصوصی ممبر آف پارلیمنٹ مکرم ابوبکر صدیق صاحب صوبائی وزیر (Regional Minister) کی تھی۔ یہاں پر ریجنل منسٹر کا عہدہ پاکستان میں صوبائی گورنر اور وزیر اعلیٰ کے برابر ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں طلباء کو مشکل حالات میں بھی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور تعلیمی میدان میں آگے سے آگے بڑھنے کی نصیحت کی۔

آپ نے ملک کی ترقی و استحکام میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی وطبّی خدمات کو سراہا۔آپ نے فرمایا کہ وہ جماعت کے اعلیٰ عہدیداران وصاحب حیثیت افراد سے لے کر عام احمدیوں تک کو اچھی طرح جانتے ہیں ۔سب کے سب خدا کے فضل سے امن وآشتی کے علمبردار ہیں اور یہی بات قوموں کی ترقی کا موجب ہوا کرتی ہے۔آپ نے فرمایا کہ مَیں جانتا ہوں کہ افراد جماعت جو کہتے ہیں وہ کر کے بھی دکھاتے ہیں ۔اس لئے آج میری آپ سے درخواست ہے کہ ماحول کی صفائی کا بہت خیال رکھیں کہ اس کی ہمارے ملک کو بہت ضرورت ہے۔''

اس کے بعد دیگر طلباء تنظیموں کے نمائندگان نے خیر سگالی کے پیغامات پیش کئے۔

نماز ظہر وعصر باجماعت کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس مکرم ایم ایس آدم صاحب،صوبائی صدر جماعت کی زیر صدارت شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے احمدیہ مسلم طلباء کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ وہ جس سکول،کالج یا یونیورسٹی میں بھی ہوں ان کے عمل اور زبانی اظہار سے احمدیت کا تعارف ہونا چاہئے کیونکہ وہ اپنے اپنے ادارے میں جماعت کے سفیر ہیں۔اور ہر جماعتی پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ان کا اولین فرض ہے۔

طلباء ہونے کے ناطے حصول علم آپ کا مطمح نظر ہو لیکن اس میدان میں ٹارگٹ بہت بلند ہوں۔ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔اپنے ملک کی خدمت کو بھی فرض جانیں اور ملک کی ترقی کے پروگراموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔صرف یہی باتیں آپ کو نکھار کر دوسروں سے نمایاں اور ممتاز کر دیں گی۔

اس کے بعد تمام تعلیمی اداروں کی طرف سے دو دو طلباء پر مشتمل ٹیموں کے درمیان سوال وجواب کی صورت میں دینی معلومات کا کوئز پروگرام ہوا جو کہ بہت ہی دلچسپ رہا۔بالآخر تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول سالاگا کی ٹیم فاتح قرار پائی۔

خاکسار نے بھی تمام حاضرین سے ایک سوال پوچھا جس کا درست جواب دینے والے کے لئے بھی انعام مقرر تھا۔سوال تھا کہ قرآن کریم کی کتنی سورتیں حرف ''ب'' سے شروع ہوتی ہیں۔کافی اندازوں کے بعد مذکورہ سکول ہی کے ایک طالبعلم عبدالوہاب نے درست جواب دیا کہ قرآن کریم کی تمام سورتیں (جن کی تعداد 114 ہے) حرف ''ب'' سے شروع ہوتی ہیں۔

کامیاب ہونے والی ٹیموں کو انعامات دینے کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ ایک روزہ کنونشن اختتام کو پہنچا۔الحمدللہ علی ذالک۔

❀❀❀❀❀

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

مشرقی افریقہ میں احمدیت کا آغاز

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 9 مئی 2005ء میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے قلم سے مشرقی افریقہ میں احمدیت کی ابتدائی تاریخ شائع ہوئی ہے۔

شروع 1896ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دو صحابہ حضرت منشی محمد افضل صاحبؓ اور حضرت میاں عبداللہ صاحبؓ یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہوکر کینیا کالونی کی بندرگاہ ممباسہ میں پہنچے۔ یہ مشرقی افریقہ کے ساحل پر قدم رکھنے والے پہلے احمدی تھے۔ اسی سال تھوڑے تھوڑے وقفہ سے حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب گوڑیانویؓ (ملٹری میں) شیخ محمد بخش صاحبؓ ساکن کڑیانوالہ ضلع گجرات (بعہدہ ہیڈ جمعداری) حضرت شیخ نور احمد صاحب جالندھریؓ اور حضور علیہ السلام کے خادم خاص حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ، نیز حضرت حافظ محمد اسحٰق صاحبؓ اوران کے بھائی حضرت میاں قطب الدین صاحبؓ ساکن بھیرہ بھی یوگنڈا ریلوے کے ملازم کی حیثیت سے وارد ممباسہ ہوئے تو مشرقی افریقہ میں احمدیہ جماعت کی داغ بیل پڑی۔ ان میں سے حضرت حافظ محمد اسحٰق صاحبؓ اور حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ کو آب وہوا کی ناموافقت یا بعض دوسرے ضروری اور نجی امور کی وجہ سے جلد واپس آنا پڑا۔ لیکن ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب گوڑیانوی تین سال تک ملٹری میں رہے۔ اور بڑی متانت اور حکمت کے ساتھ اپنے حلقہ میں احمدیت کی اشاعت کرتے رہے۔ چنانچہ بہت سوں نے آپؓ سے قرآن مجید پڑھا۔ بعضوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی خوابیں آئیں اور وہ بیعت سے مشرف ہوئے۔ ان میں حضرت بابو عمرالدین صاحب بھی تھے جنہوں نے اکتوبر 1900ء میں کلنڈینی میں انتقال کیا۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کے فیض صحبت سے ان کے پانچ ساتھی ڈاکٹروں کو بھی قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ تین سال کے بعد اپنے وطن تشریف لے آئے۔ مگر حضرت منشی محمد افضل صاحبؓ اور حضرت شیخ نور احمد صاحبؓ پانچ سال تک مخالفت کے باوجود اشاعت احمدیت میں مصروف رہے۔ ان کے ذریعہ بہت سے افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے جن میں سے ایک حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب (آف رنمل ضلع گجرات) تھے۔ پھر اُن کا نیک نمونہ دیکھ کر اُن کے حقیقی بھائی حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اور حضرت پیر برکت علی صاحبؓ بھی احمدی ہوگئے بلکہ حضرت سیٹھ ڈاکٹر عبد اللہ صاحب آف گجرات اور کئی اَور احباب بھی حلقہ بگوش احمدیت ہوگئے۔ حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی دعوت سے نیروبی سے دوسومیل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میرو میں قاسم منگیا نامی ایک میمن اپنے خاندان سمیت داخل سلسلہ ہوئے اور پھر رفتہ رفتہ یہاں مخلصین کی ایک جماعت پیدا ہوگئی جن میں سیٹھ عثمان یعقوب صاحب اوران کے بڑے بھائی حاجی ایوب صاحب اور سیٹھ نور احمد صاحب، حاجی ابراہیم صاحب اور حاجی ایوب صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحبؓ ممباسہ کے کلنڈینی (kilindini) ہسپتال میں کام کرتے تھے۔ یہ ہسپتال ان دنوں مشرقی افریقہ میں اشاعت احمدیت کا ایک مرکز بن گیا تھا جہاں جماعت کے باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس ہوتے۔ قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود کا درس دیا جاتا اور اختلافی مسائل پر تقاریر کی جاتیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ 1901ء کے شروع میں واپس ہندوستان آئے اور پھر سومالی لینڈ گئے جہاں فوجی خدمات کے دوران ۲۸ برس کی عمر میں شہید کردیئے گئے۔ 1901ء میں الحکم میں مشرقی افریقہ کے احمدیوں کی فہرست شائع ہوئی جن کی تعداد پچاس سے تجاوز کرچکی تھی۔ اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں بیرونی ممالک کے لحاظ سے مشرقی افریقہ کی احمدیہ جماعت سب سے پہلی اور سب سے بڑی جماعت تھی جس نے شروع ہی سے سلسلہ کی مالی قربانیوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ چنانچہ 1901ء تک تخمیناً چھ ہزار سے زیادہ روپیہ وہاں سے قادیان بھجوایا گیا۔ خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں میں کینیا کالونی کے علاقہ میں ہندوستانی احمدیوں کی آمد کا سلسلہ زور پکڑ گیا۔ اور دعوت الی اللہ کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہونے لگا۔

یوگنڈا میں پیغام احمدیت خلافت اولیٰ کے آخری سال یا خلافت ثانیہ کے آغاز میں پہنچا جبکہ سب سے پہلے ڈاکٹر فضل الدین صاحب وہاں پہنچے۔ پھر مزید احمدی بھی تشریف لے گئے اور اس طرح ایشیائی احمدیوں کی ایک جماعت کا وہاں قیام ہوگیا۔

ٹانگانیکا بہت دیر کے بعد احمدیت سے روشناس ہوا۔ اگرچہ ہندوستانی احمدیوں کی مختصر سی جماعت شروع میں اس علاقہ کے مختلف مقامات پر پھیلی ہوئی تھی۔ مگر کوئی باقاعدہ نظام نہیں تھا۔ آخر بابو محمد یوسف صاحب پوسٹ ماسٹر اور بعض دوسرے احمدیوں کی کوشش اور ہمت سے ٹانگانیکا کے دارالحکومت دارالسلام میں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی۔ ٹانگانیکا میں دوسرا مقام جہاں ہندوستانی احمدیوں کی ایک پرجوش جماعت قائم ہوئی ٹبوارتھا۔ یہ جماعت اپنے اخلاص ومحبت اور مساعی میں بہت آگے نکل گئی۔

وہ پھول جو مرجھا گئے

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان 19/اپریل 2005ء میں محترم حکیم بدرالدین عامل بھٹہ صاحب نے بعض مرحوم درویشان کا ذکرخیر کیا ہے۔

مکرم فضل الرحمٰن صاحب

موضع منگولے ضلع سیالکوٹ کے بزرگ حضرت میاں روشن دین صاحبؓ گل کاری کا کام کرتے تھے۔ آپؓ مع اہل وعیال 1935ء کے قریب ہجرت کر کے قادیان آگئے اور محلّہ دارالرحمت میں اپنا مکان بھی بنا لیا۔ قریباً 1943ء میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب اُن کے بیٹے تھے اور یہ بھی گلکاری کا کام نہایت عمدگی سے کرتے تھے۔ ان دنوں جلسہ سالانہ پر سالن اور پانی کے لئے مٹی کے ہزاروں پیالے، لوٹے اور گھڑے تیار ہوا کرتے تھے جو سب احمدی احباب ہی بنا کر پوری کرتے تھے۔ لنگرخانہ کے لئے ستّر اسّی تنور بھی درکار ہوا کرتے تھے۔ محترم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم تنور بنانے میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ زمانہ درویشی میں بھی یہ خدمت 1975ء تک آپ بڑی ہمت سے نبھاتے رہے۔

ستمبر 1985ء میں آپ نے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپکی یادگار چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم مولوی سلطان احمد ظفر صاحب جامعۃ المبشرین کے پرنسپل ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشرواشاعت ہیں۔ دیگر دو بیٹے بھی خادم سلسلہ ہیں۔

مکرم عبدالمطلب صاحب بنگالی

آپ مکرم دائم اللہ صاحب آف ابراہیم پور ضلع مرشد آباد (بنگال) کے فرزند تھے اور تیسری دیہاتی مبلغین کلاس میں شامل تھے جو ساری کی ساری درویشان میں شامل کرلی گئی تھی۔ اُس کلاس میں پانچ طلباء بنگالی تھے۔

مکرم عبدالمطلب صاحب کے پانچ بھائی اَور بھی تھے۔ ابھی آپ چھوٹے تھے کہ والدین وفات پاگئے۔ پھر دو بھائیوں نے احمدیت قبول کی تو تایا نے اُن دونوں کو گھر سے نکال دیا۔ والد کے چچیرے بھائیوں میں سے ایک چچا احمدی تھے انہوں نے انہیں سنبھالا اور گاؤں کی حدتک تعلیم مکمل کروانے کے بعد دیہاتی مبلغین میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان بھجوادیا۔ مکرم عبدالمطلب صاحب بڑے سادہ مزاج، اطاعت شعار اور مستقل مزاج تھے۔ 1950ء میں تکمیل تعلیم کے بعد آپ کو میدان عمل میں بھجوایا گیا تو بنگال میں متعین کیا گیا پھر کئی دیگر جگہوں پر بھی تعلیم و تربیت کی خدمات بجالاتے رہے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ مع اہل وعیال قادیان آگئے تھے کیونکہ آپ درویشان میں سے تھے اور بقیہ زندگی قادیان میں ہی گزارنا چاہتے تھے۔ اس دوران اپنے شوق سے دفتر زائرین میں ڈیوٹی پر آجایا کرتے تھے۔ نحیف الجثہ تھے مگر تھے چاق وچوبند۔ نمازوں میں باقاعدہ جملہ دینی کاموں میں بڑی مستعدی سے شامل ہونے والے تھے۔ 20/اکتوبر 1985ء کو لقوہ کا حملہ ہوا اور 7 دسمبر 1985ء کو وفات پائی۔ آپ کی یادگار ایک بیوہ اور پانچ لڑکے ہیں۔ دو بیٹے مبلغین میں اور ایک معلم کے طور پر خدمت بجالارہے ہیں جبکہ دیگر دو بیٹے صدر انجمن احمدیہ کے کارکن ہیں۔

مکرم قریشی فضل حق صاحب

آپ ضلع مظفرآباد کشمیر کے رہنے والے تھے۔ قبول احمدیت کی پاداش میں آپ کی اہلیہ کو روک کر آپ کو ہجرت پر مجبور کر دیا گیا چنانچہ آپ مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے قادیان آگئے۔ پھر آپ کا تقرر موضع سیکھواں میں بطور استاد ہوگیا۔ تقسیم وطن کا عمل ہوا تو آپ پھر قادیان آگئے اور درویشان میں شامل ہوگئے۔ پانچ چھ سال بعد حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر بھارت سے دس بارہ خاندان ہجرت کر کے قادیان آگئے تو اُن کے بچوں کی تعلیم جاری رکھنے کے لئے ابتدائی طور پر دو تین کلاس کے کورس کی حدتک ایک سکول کا اجراء کیا گیا جس کے مدرس مکرم قریشی صاحب مقرر ہوئے اور ریٹائر ہونے تک اسی سکول سے وابستہ رہے۔ چھٹی کے بعد بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھایا کرتے تھے۔ مسجد مبارک کے خادم کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی دوسری شادی مونگھیر میں ہوئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکا اور چار بیٹیاں عطافرمائیں۔

1973ء میں آپ کو کربنکل ہوگیا۔ صحت یاب ہوئے تو کمزوری کے باوجود اپنی دوکان میں چارپائی ڈال کر بیٹھے رہتے اور بچوں کو قرآن کریم اور اردو پڑھاتے۔ بچوں کی چھوٹی موٹی چیزوں کی دکان تھی۔ 24/اپریل 1986ء کو وفات ہوئی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم مرزا محمود احمد صاحب

آپ مرزا کریم بیگ صاحب آف قادیان کے فرزند تھے۔ لیکن درویشان کے ابتدائی انتخاب کے وقت قادیان میں نہیں تھے اور 11/مئی 1948ء کو جو قافلہ لاہور سے قادیان آکر درویشان میں شامل ہوا تھا، اس میں شامل تھے۔ آپ باقاعدہ ورزش کرنے والے اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ بڑے نڈر اور دلیر تھے۔ 1955ء میں ایک عظیم سیلاب آیا جس نے دونوں ملکوں کے صوبہ پنجاب کے ذرائع آمدورفت کے ساتھ ساتھ ذرائع رسل ورسائل بھی برباد کردیئے۔ ایسے میں ربوہ اور قادیان کا رابطہ بھی منقطع ہوگیا۔ حسن اتفاق سے مکرم مرزا محمود احمد صاحب کا پاسپورٹ ویزا تیار تھا۔ چنانچہ انہیں ربوہ بھجوایا گیا۔ آپ پیدل بھاگتے ہوئے، پانی آیا تو تیرتے ہوئے اور کہیں سواری مل گئی تو سوار ہوکر تین دن میں ربوہ پہنچ گئے اور وہاں سے دسویں روز خیریت کی اطلاع لے کر قادیان آگئے۔

مسجد اقصیٰ قادیان کے کنوئیں کی صفائی کرتے ہوئے ایک حادثہ کے نتیجہ میں ایک بار آپ کی ران میں کئی انچ گہرا زخم آگیا۔ لیکن آپ بڑے حوصلے سے کنوئیں سے نکل آئے۔ آپ کو قریباً تیس ٹانکے لگائے گئے اور قریباً دو ماہ میں آپ پھر چلنے پھرنے کے قابل ہوئے۔ چندسال بعد آپ کو کئی دیگر امراض نے گھیر لیا مگر آپ نمازوں میں باقاعدہ آتے اور صبح کے وقت بلند آواز سے تلاوت کیا کرتے تھے۔

آپ کی شادی حیدرآباد میں ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائی تھیں۔ آپ کی وفات 20/جون 1986ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 13 | Friday May 26, 2006 | Issue No. 21

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

آسمانی بادشاہت کے دن قریب آگئے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 1905ء میں ایک زبردست پُرجلال پیشگوئی:

''خدا تعالیٰ مجھے یوسف قرار دے کر یہ اشارہ فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی مَیں ایسا ہی کروں گا۔اسلام اور غیر اسلام میں روحانی غذا کا قحط ڈال دوں گا اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اس سلسلہ کے کسی جگہ آرام نہ پائیں گے اور ہر ایک فرقہ سے آسمانی برکتیں چھین لی جائیں گی اوراسی بندۂ درگاہ پر جو بول رہا ہے ہر ایک نشان کا انعام ہوگا۔پس وہ لوگ جو اس روحانی موت سے بچنا چاہیں گے وہ اسی بندۂ حضرت عالی کی طرف رجوع کریں گے......میرے لئے آسمان پر سلطنت ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی اور مجھے خدا نے اطلاع دی ہے کہ آخر بڑے مفسد اور سرکش تجھے شناخت کرلیں گے ......مبارک وہ جو دہشتناک دن سے پہلے مجھ کو قبول کرے کیونکہ وہ امن میں آئے گا۔لیکن جو شخص زبردست نشانوں کے بعد مجھے قبول کرے اُس کا ایمان رتی بھر بھی قیمت نہیں رکھتا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ79طبع اوّل)

ناموس رسالت کی آڑ میں خونی منصوبے

اخبار ''دن'' کے بالغ نظر اور آزمودہ کار کالم نویس جناب اطہر ندیم کے قلم سے:

''لاہور اور پشاور کی سڑکوں پر جو ہوا جس طرح توڑ پھوڑ،آتش زنی اور لوٹ مار وسیع پیمانے پر کی گئی وہ تو اپنی جگہ مگر جلوس میں جو مردہ باد کے نعرے لگائے گئے ان میں سب سے نمایاں نعرہ ''پرویز مشرف مردہ باد'' کا تھا جو اس احتجاجی تحریک میں بہت بے جوڑ اور بے محل لگتا تھا۔ ....صدر پرویز مشرف کا بدترین مخالف بھی کم از کم ان کا کسی قسم کا تعلق ان مذموم کارٹونوں سے جوڑنے کا کوئی جواز نہیں ڈھونڈ سکتا۔ان احتجاجی جلوسوں میں بلند آواز میں پرویز مشرف زندہ باد کے نعروں کا ایک ہی مطلب نکلتا ہے کہ توہین رسالت کے خلاف احتجاج کا تعلق ڈنمارک حکومت کے خلاف غیظ وغضب کا اظہار نہیں بلکہ اس کا تعلق داخلی سیاست سے بھی ہے اور اس تحریک کے منتظمین اس کا رُخ جنرل پرویز کے خلاف موڑنا چاہتے ہیں ۔ ہمارا روایتی طریق کار بھی یہی ہے کہ مذہبی جذبات ابھارو اور انہیں سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرو اور ہماری سیاسی جماعتیں خصوصًا جماعت اسلامی اور ان کی اتحادی جماعتیں کب سے لوگوں کو سڑکوں پر لانے کی کوشش کر رہی ہیں مگر بات بن نہیں رہی تھی۔اب جبکہ لوگ خود بخود سڑکوں پر نکل آئے ہیں تو اس موقع کو ضائع کیوں جانے دیا جائے''۔

(''دن'' 19؍فروری 2006ء صفحہ10)

فتنہ پرور علماء کی ملّت فروشی کا 86 سالہ ''قرطاس اسود'' (1920ء۔2006ء)

تحریک خلافت کانگرسی ملّاؤں نے 1920ء میں گاندھی کی قیادت میں اٹھائی۔انہیں خلافت کانفرنس کی مسند صدارت پر بٹھا کر پھول نچھاور کئے۔اورانہیں نبی اور مہدی قرار دیا۔گاندھی شردھانند کی دلّی کے منبر سے تقریر کرائی اور پھر گاندھی نے عدم موالات کی تحریک اٹھائی تو مسلمانوں کو مذہبی اشتعال دلا کر اس میں شامل ہونے کا فتویٰ دے کر موت کے دروازے تک پہنچایا۔

تحریک ہجرت برطانوی ہند کے مسلمانوں کی رہی سہی طاقت کو کچلنے کے لئے گاندھی کے اشارہ پر تحریک ہجرت جاری کردی۔خود گھر میں عیش کرتے رہے اور افغانستان کی طرف ہزاروں مسلمان مہاجرین کو بے خانماں اور برباد کردیا۔مولوی عبدالباری سے جب ہجرت نہ کرنے کا سبب دریافت کیا تو جواب دیا ''مَیں نے اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا مگر اپنے مشیروں کی رائے کے باعث اس کو فسخ کیا''۔(پیسہ اخبار 29؍مئی 1920ء صفحہ 3)

عطاء اللہ شاہ بخاری نے معترض سے کہا ''آپ آگے جائیں ۔مَیں آپ کے پیچھے مہاجرین کے لشکر روانہ کرتا رہوں گا''۔(اوراق گم گشتہ صفحہ793 از سید رئیس احمد جعفری)۔

(ماخذ: تحریک خلافت مولفہ قاضی محمد عدیل عباسی۔ تحریک ہجرت ازراجا رشید محمود)

تحریک پاکستان میں احراری اور دیوبندی کانگرسی طائفہ کا شرمناک رول تاریخ کا کھلا ورق ہے۔ یہ احراری ہی تھے جنہوں نے پاکستان کو پلیدستان اور قائداعظم کو کافراعظم قرار دیا اورانہیں اور مسلم لیگ کو برطانوی ایجنٹ ہونے کا پروپیگنڈا کرکے مسلمان ہند کی تحریک پاکستان کو تہس نہس کرنے کی ہرممکن کوشش کی اور جب ان سے مطالبہ کیا گیا کہ مطالبہ پاکستان اکثریت کا مطالبہ ہے تو احراری شریعت کے امیر عطاء اللہ شاہ بخاری نے صاف جواب دے دیا:

''ہم سے کہا جاتا ہے کہ جدھر اکثریت ہے ادھر تم بھی چلو اور اکثریت کا ساتھ دو ۔ہم اکثریت نہیں چاہتے ہمیشہ اقلیت ہی حق پر ہوتی ہے۔......ہم نام نہاد اکثریت کی تابعداری نہیں کریں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اکثریت باطل پر ہے''۔

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ 116از خان کابلی ۔ہندوستانی کتب خانہ63 ریلوے روڈ لاہور ۔جون 1940ء)

نام نہاد تحریک ختم نبوت ۔ فاضل جج ان تحقیقاتی عدالت نے شورش پنجاب 1953ء کی رپورٹ میں واضح طور پر لکھا ہے:

''جہاں تک احراریوں کا تعلق ہے انہوں نے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے مذہب کا مسلسل استعمال کیا ہے۔انہوں نے ......مسلم لیگ اور پاکستان کی مخالفت کی تو مذہبی بنیادوں پر......اب احراریوں نے احمدیوں کے خلاف نزاع کو اپنے اسلحہ خانہ سے ایک سیاسی حربے کے طور پر باہر نکالا ۔ اس کے بعد خواہ تبلیغ کانفرنس یا دفاع کانفرنس یا استحکام کانفرنس یا یوم مطالبات کی تقریبات ہوں یا مویشیوں کا میلہ ہوان کانفرنسوں اور یوموں کے نام محض دھوکہ تھے''۔

''انہوں نے دنیاوی مقصد کے لئے ایک مذہبی مسئلے (یعنی ختم نبوت اور ناموس رسالت۔ناقل) کو استعمال کرکے اس مسئلے کی توہین کی اور اپنے ذاتی اغراض کی تکمیل کے لئے عوام کے مذہبی جذبات وحسیات سے فائدہ اٹھایا''۔

(رپورٹ صفحہ 274-278)

''خدائی فوجداروں'' کا مودودی لشکر

''بانی جماعت اسلامی'' کے صیہونی دینی فیسٹو کی تین بنیادی دفعات:

1۔ ''یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین (Preachers) اور مبشرین (Missionaries) کی جماعت نہیں بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ لہذا اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے''۔

(جہاد فی سبیل اللہ صفحہ24-25 ۔ ناشر اسلامک پبلیکیشنز لاہور۔ طبع نہم ستمبر 1964ء)

2۔ پارٹی......تمام ممالک کے باشندوں کو دعوت دے گی کہ اس ملک کو قبول کریں......دوسری طرف اگر اس میں طاقت ہوگی تو لڑکر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی''۔(رسالہ حقیقت جہاد صفحہ64-65 ۔شائع کردہ تاج کمپنی لاہور ۔جنوری 1946ء)

3۔ ''یہ نماز اور روزہ اور یہ زکوٰۃ اور حج دراصل اسی تیاری اور تربیت کے لئے ہیں۔جس طرح تمام دنیا کی سلطنتیں اپنی اپنی فوج پولیس اور سول سروس کے لئے آدمیوں کو......خاص قسم کی ٹریننگ دیتی ہیں......جب اسلام اس طرح اپنے آدمی تیار کرلیتا ہے تب وہ ان سے کہتا ہے......آگے بڑھو ۔لڑکر خدا کے باغیوں کو حکومت سے بے دخل کردو اور حکمرانی کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لو''۔ (ایضاً)

1950ء میں جماعت اسلامی کے ایک سابق رہنما کی کتاب ''اسلامی ریاست'' نمبر4 مکتبہ جماعت اسلامی لاہور پاکستان کی طرف سے نہایت تزک واحتشام سے ملک بھر میں شائع کی جس میں چھپن سال سے پاکستان اور دوسرے ممالک کو مودودیت کے چنگیزی پروگرام کے لئے انڈر گراؤنڈ تیاری کا بگل بجایا جارہا ہے۔یہ خونی منصوبہ کیا ہے؟ جگر تھام کے سنئے:

''جب صالحین کا گروہ منظّم ہو ان کے پاس طاقت موجود ہو اہل ملک کی عظیم اکثریت اُن کے ساتھ ہو یا کم از کم اس بات کا ظن غالب ہو کہ عملی جدوجہد شروع ہوتے ہی اکثریت اُن کا ساتھ دے گی اور کسی بڑی تباہی وخونریزی کے بغیر مفسدین کے اقتدار کو مٹا کر صالحین کا اقتدار قائم کیا جاسکے گا۔اس صورت میں بلاشبہ صالحین کی جماعت کو نہ صرف حق حاصل ہے بلکہ ان کے اوپر **شرعی فرض ہے کہ وہ اپنی طاقت منظّم کرکے ملک کے اندر بزور شمشیر پیدا کردیں اور حکومت پر قبضہ کرلیں''۔**

(صفحہ42)

آنحضرتؐ کا حرف ناصحانہ

سید الکائنات ،خاتم العارفین ،خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور فرمان ہے کہ سچا مومن ایک سوراخ سے دو بار ہرگز نہیں ڈسا جاسکتا۔اے خدا! اُمّت مرحومہ پر نظر کرم فرما جو مسلسل 84سال سے آستین کے جبہ پوشوں سے ڈسے جارہی ہے مگر ابھی تک اقتدار پرست اور مذہب فروش بہروپیوں کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں ؎

دل نکل جاتا ہے یہ مشکل دیکھ کر
اے مری جاں کی پناہ فوجِ ملائک کو اُتار

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل ، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں ۔اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔آمین